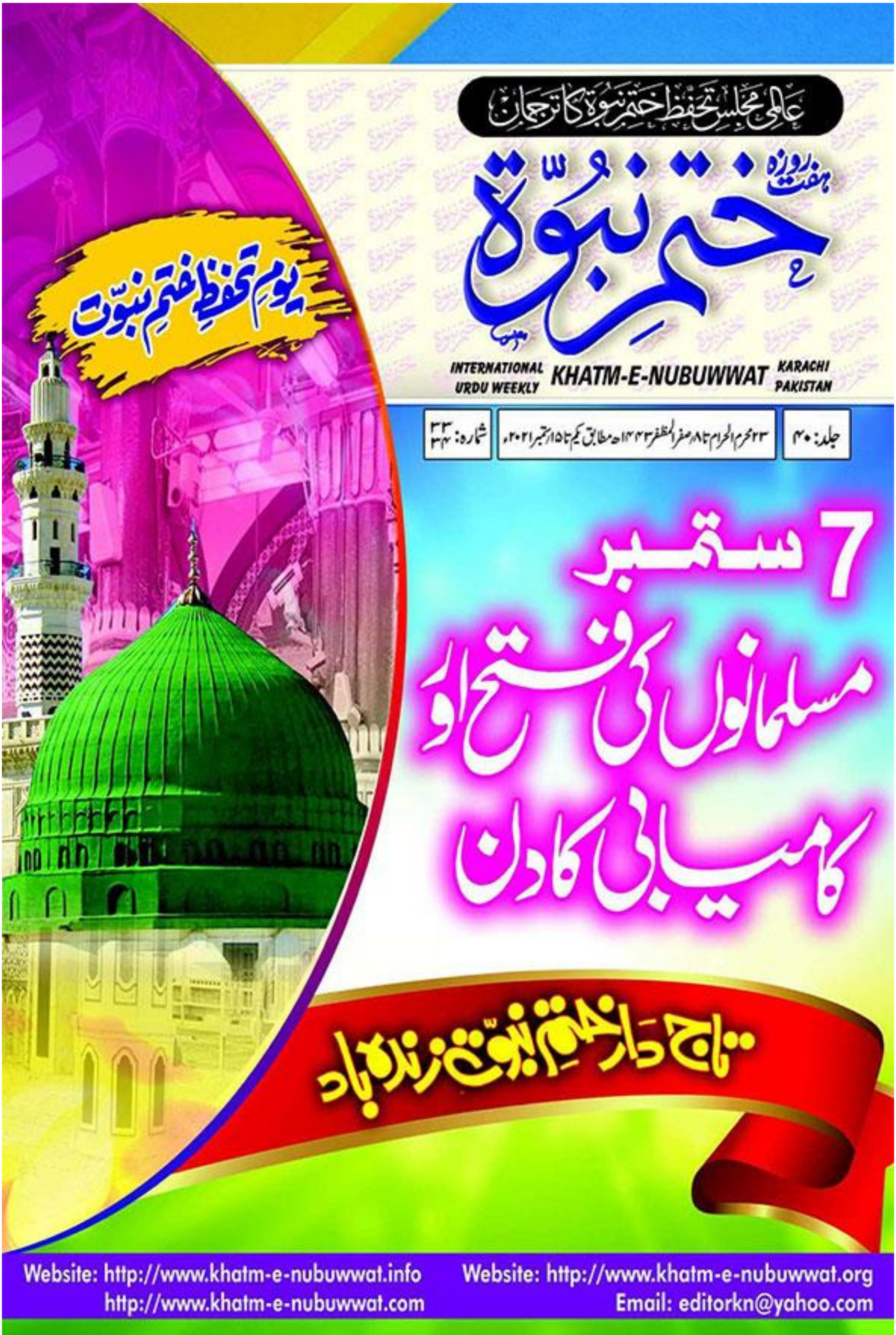
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN
جلد: ۴۰
۲۳ محرم الحرام تا ۱۸ صفر المظفر ۱۴۴۳ھ مطابق یکم تا ۱۵ ستمبر ۲۰۲۱ء
شمارہ: ۳۳، ۳۴
یوم تحفظ ختم نبوت
7 ستمبر
مسلمانوں کی فتح اور کامیابی کا دن
تاج دار ختم نبوت زندہ باد
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

امام کا فرض نماز کے بعد سنتیں اپنے مصلیٰ پر پڑھنا

س:...... کیا امام صاحب کے لئے جماعت کی نماز پڑھانے کے بعد اسی مصلیٰ پر سنتیں، نوافل وغیرہ ادا کرنا درست ہے یا نہیں؟ ایک ساتھی سے میں نے سنا وہ کہتے ہیں کہ امام کے لئے اس طرح کرنا جائز نہیں، اس سلسلہ میں شرعی راہنمائی فرمائیں۔

ج:...... افضل تو یہی ہے کہ امام نماز پڑھانے کے بعد مصلیٰ سے ہٹ کر جگہ بدل کر سنت ونوافل وغیرہ ادا کریں، لیکن اگر اس مقام اور مصلیٰ پر پڑھ لیں تو اس طرح کرنا درست اور جائز ہے، اس کو ناجائز کہنا یا سمجھنا درست نہیں۔ فتاویٰ شامی میں ہے:

”ویکره للامام التنفل فی مکانه لاالمؤتم (درمختار) (قوله ویکره) بل یتحول و کذا یکره مکثه قاعداً فی مکانه مستقبل القبلة فی صلاة لاتطوع بعدها والکراهة تنزیهیة کمادلت علیه عبارة الخانیة، وقال: لان المقصود من الانحراف وهو زوال الاشتباه ای اشتباه انه فی الصلاة۔“

(فتاویٰ شامی ۱/۵۳۱ باب صفۃ الصلاۃ، طبع سعید کراچی)

سجدہ سہو کرنے سے نماز درست ہوگئی

س:...... میں کل عصر کی نماز میں چھوٹی رکعت کے بعد قعدۂ آخیرہ میں بیٹھ کر تشہد پڑھنے کے بعد بھول کر کھڑا ہوا، اور فوراً یاد آیا کہ یہ تو چار رکعتیں مکمل ہو چکی ہیں، تو میں فوراً بیٹھ گیا اور قعدہ پورا کر کے آخیر ہی سجدۂ سہو کر کے نماز پوری کی۔ اب مجھے شک ہو رہا ہے، بار بار وسوسے آرہے ہیں۔ میری نماز ہوئی ہے یا نہیں، یا مجھے دوبارہ وہ نماز لوٹانا ہوگی؟

ج:...... سجدہ سہو کرنے سے آپ کی نماز مکمل ہو چکی ہے، دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں، اور اس سلسلہ میں کسی شک و وسوسہ میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں۔

ریل گاڑی یا جہاز میں بھی نماز کے لئے قیام اور استقبالِ قبلہ لازم ہے

س:...... یہ بتائیے کہ ریل گاڑی یا جہاز وغیرہ میں سفر کرنے کے دوران نماز کے لئے قیام کرنا اور قبلہ کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے؟ یا بیٹھ کر جس طرف بھی رخ ہو بندہ نماز پڑھ سکتا ہے؟ واضح جواب عنایت فرمائیں۔

ج:...... قیام اور استقبال قبلہ (قبلہ رخ ہونا) پر قدرت کے باوجود ان دونوں میں سے کسی کو ترک کرنے سے نماز نہیں ہوگی سفر میں ہو یا حضر میں، ریل میں ہو یا جہاز میں، سب کا یہی حکم ہے۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج:۷، ص:۵۳۲ طبع جدید)

واللہ اعلم بالصواب

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

ملتان

جلد: ۴۰ ۲۳ محرم الحرام تا ۸ صفر المظفر ۱۴۴۳ھ مطابق یکم تا ۱۵ ستمبر ۲۰۲۱ء شمارہ: ۳۳-۳۴

اس شمارے میں!

۷ ستمبر، تحفظ ختم نبوت کے عہد کا دن	۵	محمد اعجاز مصطفی
۷ ستمبر..... مسلمانوں کی فتح و کامیابی کا دن	۷	مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ
تاجدار ختم نبوت... زندہ باد!	۱۴	حافظ محمد صہیب اعجاز
سیدنا امام حسینؓ... حیات طیبہ کے درخشاں پہلو	۱۷	مولانا محمد قاسم
عقیدۂ ختم نبوت... قرآن و حدیث کی روشنی میں	۲۰	پروفیسر ایم نذیر احمد تشنہ
مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی و دعوتی اسفار	۲۲	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
خبروں پر ایک نظر	۲۵	ادارہ

ضروری اعلان

سندھ میں کورونا وائرس کے سبب لاک ڈاؤن اور دوسری مجبوریوں کی وجہ سے ہفت روزہ کی مسلسل اشاعت بھی متاثر ہوئی ہے۔ لہٰذا شمارہ ۳۳/۳۴ کو یکجا شائع کیا جا رہا ہے۔ قارئین کرام اور ایجنسی ہولڈرز نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

سرپرست
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبد اللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد
امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبد الرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد المجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

پیغام

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی دامت برکاتہم العالیہ

(امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

پوری دنیا کے علمائے کرام اور مسلمانانِ عالم نے اپنے اپنے پلیٹ فارم پر قادیانیت کے خلاف بھرپور جدوجہد کی، چنانچہ رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام عالم اسلام کے ۱۴۰ ممالک کی مسلم تنظیموں نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا اور اس کے چند ماہ بعد 1974ء میں قادیانیوں کے خلاف جو تحریک چلی وہ اس وقت کی قومی اسمبلی میں زیر غور آئی۔ قومی اسمبلی نے قادیانیوں کے دونوں گروہوں کا موقف سننے کے بعد ان پر جرح، بحث و تمحیص اور تدبر و تفکر کے بعد یہ فیصلہ کیا کہ قادیانیوں کے دونوں گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی اور لاہوری کہتے ہیں) بالاتفاق غیر مسلم ہیں۔ آزاد کشمیر اسمبلی کے علاوہ پاکستان کی اعلیٰ عدالتوں، جنوبی افریقا کی اعلیٰ عدالتوں نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ قادیانی، اسلام کا نام لے کر یورپ سمیت پوری دنیا میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، وہ اپنے آپ کو مسلمانوں کا ایک فرقہ قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ دنیا کے سامنے اسلام کی غلط تصویر پیش کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ہر موقع پر آئین و قانون کی روشنی میں قادیانیوں کے غلط عقائد و نظریات کا قلع قمع کریں۔

آیئے ہم عہد کریں کہ ہم سب مل کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا جھنڈا ہر جگہ بلند کریں گے، اس کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ چلیں گے۔

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

۷؍ستمبر، تحفظ ختم نبوت کے عہد کا دن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کے جسد خاکی کو اپنی خاص قدرت سے بنا کر اس میں روح نفخ کی اور تمام فرشتوں کو اسے سجدہ کرنے کا حکم دیا تو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا، لیکن ابلیس لعین نے سجدہ کرنے سے انکار کردیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس سے پوچھا کہ تو نے آدم کو سجدہ نہ کرکے تکبر کیا، یا تو حقیقت میں اس سے عالی ہے؟ اس نے کہا کہ میں آدم سے بہتر ہوں کیونکہ تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا۔ اس دن سے آج تک شیطان اور اس کی ذریت کے ساتھ آدم کی اولاد کا ٹاکرا چلا آرہا ہے۔ ایک طرف انبیاء کرام علیہم السلام اشرف المخلوقات (انسان) کو اپنے خالق، مالک، رازق اور اپنے معبود ومسجود کے قریب اور اس کو راضی کرنے کے طریقے بتانے کے لئے تشریف لاتے رہے اور آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کامل ومکمل شریعت لے کر مبعوث کیے گئے اور دوسری طرف شیطان اور اس کی ذریت اللہ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی اور اس سے دور کرنے کے لئے پورا زور لگاتے رہے۔ تو یہ انسان اور شیطان میں خیر وشر اور حق وباطل کا معرکہ جو چلا آرہا ہے، شیطان کی نمائندگی اور اس کا ایک کردار مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت میں ہے، جس نے شیطان اور شیطانی قوتوں کی طاقت اور ان کے ایما سے مختلف دعوؤں کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس کے آنجہانی ہونے کے بعد اس کی ذریت اور چیلوں نے اس کی مستقل امت بننے کے بعد اس کی خلافت کی گدی سنبھال لی، پاکستان بننے کے بعد ان کے کفریہ عقائد کی بنا پر مسلمانوں نے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کردیا، ۱۹۵۳ء میں ان کی اپنی کارستانیوں کی بنا پر تحریک چلی، اگرچہ ظلم وتشدد اور بربریت کی بنا پر اس تحریک کو دبا دیا گیا اور مسلمان علماء اور عوام کو قید وبند کی صعوبتیں جھیلنی پڑیں اور پھر ۱۹۷۴ء میں قادیانی ٹولے اور گروہ نے شرارت کی، جس کے نتیجے میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے کئی دن کی بحث وتمحیص کے بعد متفقہ طور پر ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کا پس منظر، اس کا سبب اور اس کی روئیداد کیا ہے؟ ہفت روزہ ختم نبوت کے قارئین کے لئے قند مکرر کے طور پر اسے پیش کیا جاتا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

''تحریک ۱۹۷۴ء کی مختصر روئیداد یہ تھی کہ ملتان نشتر میڈیکل کالج کے طلبا میں انتخابات ہوئے، جس میں ایک طرف مسلمان طلبا اور دوسری طرف قادیانی طلبا تھے۔ مسلمان طلبا کو کامیابی ملی ''ختم نبوت زندہ باد'' کے نعروں سے تمام مسلمان طلبا سرشار تھے۔ اسی نشتر کالج کے طلبا جب سیر وسیاحت کے لئے ٹرین کے ذریعے پشاور جارہے تھے تو چناب نگر اسٹیشن پر جب ٹرین رکی تو قادیانیوں نے اپنا لٹریچر تقسیم کیا، جس پر طلبا مشتعل ہوگئے ان طلبا نے ''ختم نبوت زندہ باد'' کے نعرے لگائے، قادیانیوں کو غصہ آیا اور انہوں نے واپسی پر ۲۹؍مئی ۱۹۷۴ء کو چناب نگر اسٹیشن

پر ان طلبا پر ہلہ بول دیا، ڈنڈوں، سریوں سے مسلح قادیانی جتھے نے خوب اپنا غصہ نکالا، ان طلبا کو شدید زخمی کیا، کئی ایک طلبا بے ہوش ہوگئے، مسلمانوں کو اس کا علم ہوا تو پورے ملک میں قادیانیت کے خلاف نفرت اور غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی۔ حکومت نے بروقت صحیح قدم نہیں اٹھایا، بلکہ ۱۹۵۳ء کی طرح اس تحریک کو بھی بتنگڑ چاہا۔ ۳؍جون ۱۹۷۴ء کو تمام مسالک کے علماء کرام کا ایک نمائندہ اجتماع راولپنڈی میں منعقد ہوا، حکومت نے اسے ناکام بنانے کی اپنے تئیں پوری کوششیں کیں لیکن اسے ناکامی ہوئی۔ ۹؍جون ۱۹۷۴ء کو لاہور میں اجتماع ہوا۔ اسی اجتماع میں طے ہوا کہ ۱۴؍جون ۱۹۷۴ء کو ملک میں مکمل ہڑتال ہوگی اور مرزائی امت کے مکمل بائیکاٹ کا فیصلہ کیا گیا۔ ۱۳؍جون ۱۹۷۴ء کو وزیر اعظم مسٹر بھٹو نے ریڈیو پر تقریر کی، لیکن اس تقریر میں حادثہ ربوہ پر کوئی ایک حرف نہیں کہا، ختم نبوت پر ایمان جتاتے ہوئے کہا کہ یہ نوے سال پرانا مسئلہ ہے اتنی جلدی کیسے حل ہوگا؟ ۲۱؍جون کو مجلس عمل کا اجلاس ہوا، اس میں وزیر اعظم کی تقریر پر غور وخوض کیا گیا اور طے کیا گیا کہ تحریک کو ہر ممکن پر امن رکھنے کی کوشش کی جائے۔ قادیانیوں کا بائیکاٹ جاری رکھا جائے اور تحریک کو سول نافرمانی سے بہر صورت بچایا جائے۔ علماء کرام نے پورے ملک کے دورے کئے، حکومت نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کردی، اس تحریک کے قائد اور میر کارواں محدث العصر حضرت علامہ سیّد محمد یوسف بنوری قدس سرہ تھے۔ ۲۰؍جولائی ۱۹۷۴ء کو ملک بھر کے اخبارات میں حضرت بنوریؒ کو بدنام کرنے کے لئے حکومتی اشاروں پر اشتہارات چھپنا شروع ہوگئے۔ حضرت نے اس کی طرف کوئی التفات نہیں فرمایا، اپنی پوری توجہ تحریک کو موثر اور کامیاب بنانے پر مرکوز رکھی۔ ۳۱؍جولائی ۱۹۷۴ء کو وزیر اعظم نے مستونگ (بلوچستان) میں اعلان کیا کہ قادیانی مسئلہ کے فیصلے کی تاریخ کا اعلان کردیا جائے گا، چنانچہ فیصلے کے لئے ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کی تاریخ کا اعلان ہوا۔

قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے قادیانی مسئلہ پر غور کرنے کے لئے دو ماہ میں اٹھائیس اجلاس کئے اور چھیانوے گھنٹے نشستیں کیں۔ مسلمانوں کی طرف سے ’’ملت اسلامیہ کا موقف‘‘ نامی کتاب پیش کی گئی، قادیانیوں اور لاہوری گروپ کے نمائندوں نے اپنے اپنے موقف پر مبنی کتابچے پیش کئے۔ ربوہ جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد پر گیارہ دن تک بیالیس گھنٹے اور لاہوری پارٹی کے سربراہ مرزا صدر الدین پر سات گھنٹے جرح ہوئی، یوں یہ مسئلہ پوری قومی اسمبلی کے اراکین کے اتفاق سے حل ہوا اور قادیانیوں کو ان کے دیئے گئے اپنے بیانات کی روشنی اور ان پر کی گئی جرح کے نتیجے میں (خواہ لاہوری گروپ ہو یا ربوی) غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ **الحمدللہ، ثم الحمدللہ!** اور اب چالیس سال بعد قومی اسمبلی کی تمام تر کارروائی الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے چھاپ کر تمام مسلمانوں کی طرف سے فرض کفایہ ادا کردیا ہے جسے ہر مسلمان کو پڑھنا ضروری ہے بلکہ تمام قادیانی بھی ایک بار اس کو ضرور پڑھ لیں تاکہ انہیں بھی تمام حقائق سے آگاہی ہو۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ پاکستان کی پارلیمنٹ کے اس فیصلے کو تقریباً سینتالیس سال کا عرصہ گزر گیا اور نئی نسل جوان ہوکر ادھیڑ عمر کو پہنچ گئی ہے اور اس کے بعد کی نسل کو اس مسئلہ کی اصل حقیقت، وجوہات، اسباب، قادیانیوں کے عقائد، ان کا دجل وفریب اور ان کی سازشوں کا علم نہیں، انہیں مثبت، حکمت، دانائی سے بھرپور علمی اور تبلیغی انداز میں یہ سب بتانے کی ضرورت ہے بلکہ اس سے بڑھ کر قادیانیوں کی نئی نسل کو بھی اس بارہ میں آگاہ کرنا ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے تاکہ کل بروز قیامت یہ نہ کہہ سکیں کہ ہمیں تو کسی نے اصل عقائد سے روشناس ہی نہیں کرایا تھا تو ہمارے پاس اس کا کیا جواب ہوگا؟ اس لئے تمام مسلمان بالخصوص علماء کرام اور مساجد کے ائمہ اور خطباء عظام کی بہت بڑی ذمہ داری بنتی ہے کہ مسلم عوام کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت، ضرورت کے بارہ میں آگاہ کریں۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے بارہ میں بیدار کریں اور قادیانیوں کے فتنے سے ان کو روشناس کریں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ دین اسلام میں عقیدہ کی بنیادی اہمیت ہے۔ اگر عقیدہ صحیح ہے تو اسلام اور اسلامی شریعت کے نام پر کئے گئے تمام افعال اور اعمال درست ہیں۔ اگر عقیدہ ہی صحیح نہیں تو کوئی عمل اور فعل نہ صرف یہ کہ قابل قبول نہیں بلکہ دین اسلام میں ذرہ برابر اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

۷/ستمبر

مسلمانوں کی فتح وکامیابی کا دن

مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ

۷/ستمبر عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی وکامرانی کا دن‘ مسلمانوں کی فتح وکامیابی کا دن‘ نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے تحفظ کا دن ’’لا نبی بعدی‘‘ کے مظہر کا دن...... خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سنت کے تازہ ہونے کا دن...... خلیفہ ثانی سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ‘ خلیفہ ثالث سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ‘ خلیفہ رابع حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ‘ حضرات عشرہ مبشرہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اجماع کے مصداق کا دن‘ امام اعظم امام ابوحنیفہؒ اور ائمہ اربعہؒ کے فیصلے کی صداقت کا دن‘ حضرت مجدد الف ثانیؒ‘ امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ حضرت سید احمد شہیدؒ حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ سید الطائفہ حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ فقیہ ملت ابوحنیفۂ وقت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی دعاؤں کے ثمرات کا دن‘ محدث العصر حضرت العلامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی چھ ماہ کی بے چینی کے بعد الہامی پیش گوئی کے پورے ہونے کا دن‘ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے رفقائے قافلہ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ حضرت پیر مہر علی شاہؒ حضرت مولانا داؤد غزنویؒ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ حضرت مولانا محمد حیاتؒ حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ اور تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے ہزاروں شہداء کے خون کے نذرانہ کی قبولیت کا دن‘ ۲۹/مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے سو طلباء کا ختم نبوت زندہ باد کے نعرہ کی پاداش میں قادیانیوں کی بربریت کا شکار ہونے اور قربانی کا اللہ تعالیٰ کے دربار میں شرف قبولیت کا دن‘ محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری نوراللہ مرقدہٗ مفکر اسلام قائد جمعیت علماء اسلام مولانا مفتی محمودؒ مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ پیکر تقویٰ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹکؒ خطیب اسلام مولانا عبدالحکیمؒ پیکر صدق ووفا مولانا محمد شریف جالندھریؒ پیکر صبر ورضا مولانا عبیداللہ انورؒ فقیہ ملت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ مجاہد اسلام مولانا تاج محمودؒ قائد جمعیت العلماء پاکستان مولانا شاہ احمد نورانیؒ شیخ الحدیث علامہ مصطفیٰ ازہریؒ مولانا محمد شفیع اکاڑویؒ مولانا معین الدین لکھویؒ میاں فضل حقؒ مولانا احسان الٰہی ظہیرؒ خطیب بے بدل شورش کاشمیریؒ قائد احرار اسلام حضرت مولانا ابو معاویہ سید عطاء المنعم بخاریؒ قائد اہلسنت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ حضرت مولانا سید نفیس شاہ صاحب‘ میاں طفیل محمد اور کروڑوں فرزندان توحید جاں نثاران ختم نبوت‘ مجاہدین عظمت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تحریک کی کامیابی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان میں کامیابی وسرخروئی کا دن، پاکستان کے اراکین قومی اسمبلی اور جناب یحییٰ بختیار اٹارنی جنرل‘ پاکستان وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ‘ قائد ایوان جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے امتحان میں کامیابی کا دن‘ جاں نثاران ختم نبوت کے قائد عاشق رسول مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے سر پر سہرا کامرانی سجنے کا دن...... ایک ارب بیس کروڑ مسلمانان عالم کے عقیدۂ ختم نبوت پر غیر متزلزل ایمان ویقین کے اظہار کا دن‘ قادیانیوں اور مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹے نبی کذاب ودجال کی ذلت ورسوائی کا دن...... قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت قرار پانے کا دن‘ جسد ملت اسلامیہ سے اخراج کا دن‘ ناکامی وشکست کا دن‘ جھوٹ کے پول کھل جانے کا دن‘ قادیانیوں کے مسترد اور مردود ہونے کا دن۔

۷/ستمبر کا دن تاریخ اسلام میں ہمیشہ یادگار عظمت رہے گا اس دن تک پہنچنے کے لئے مسلمانوں نے کیا قربانی دی اس کی تفصیلات تو ۹۰ سال پر محیط ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم نشریات مولانا اللہ وسایا نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اور تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء (تین جلدوں) میں تفصیل سے درج کردی ہیں اور شورش کاشمیریؒ علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ طاہر رزاق اور دیگر اہل قلم نے بھی اسے قلم بند کیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو مناظر اسلام کی حیثیت سے شہرت

حاصل ہوئی تو انگریز حکومت کے اشارہ پر مسلمانوں میں انتشار اور تفرقہ پیدا کرنے کے لئے سیڑھی چڑھنا شروع کیا پہلے مجدد پھر مہدی، پھر مسیح موعود پھر ظلی اور بروزی نبی اور پھر ۱۹۰۱ء میں مستقل نبی کی حیثیت سے خود کو پیش کرنے لگا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی ابتدائی تحریروں کو دیکھ کر ہی علمائے حق علمائے لدھیانہ نے مرزا غلام احمد قادیانی سے تحریری مناظرہ کیا اور عقائد باطلہ کی روشنی میں اس کے کفر کا فتویٰ صادر فرمایا۔ بعدازاں اس فتویٰ کی تصدیق فقیہ ملت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور علمائے حق علمائے دیوبند نے کی۔ اس تصدیق کی روشنی میں علمائے و مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور، مدرسہ شاہی مراد آباد اور دیگر بڑے بڑے مدارس نے کی۔ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی روحانی اولاد اور جانشین اس فتویٰ کے بعد میدان عمل میں اترے۔ امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ اس فتنہ کو مستقبل کی حیثیت سے دیکھ رہے تھے اور اس سلسلے میں آپ کو امت مسلمہ کی گمراہی کا بہت زیادہ اندیشہ تھا، فرماتے تھے:

”چھ ماہ مسلسل سوچ و بچار اور دعاؤں کے بعد اللہ تعالیٰ نے انشراح صدر فرمایا اور اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے علمائے حق کو منتخب فرما کر بشارت عطا فرمائی کہ انشاء اللہ العزیز مسلمان اس فتنہ کا بھرپور مقابلہ کریں گے اور قربانیوں کے بعد اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کی حفاظت فرمائیں گے۔“

اس فتنہ کی سرکوبی اور جہاد کی تیاری کے لئے حضرت انور شاہ کشمیریؒ نے تمام علمائے کرام کا اجتماع بلایا اور نہایت دلسوزی کے ساتھ مسئلہ کی نزاکت اور فتنہ قادیانیت کے مضر اثرات اور جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سنت پیش فرما کر جہاد کے آغاز کا اعلان فرمایا اور ساتھ ہی یہ بشارت بھی عطا فرمائی کہ:

”جو بھی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے جہاد کرے گا، اسے قیامت کے دن خاتم الانبیاء، آقائے نامدار رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔“

مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو جہاد ختم نبوت کے لئے امیر منتخب کیا اور امیر شریعت کا خطاب دیا، حضرت کشمیریؒ نے استاذ اور شیخ ہونے کے باوجود خود بھی امیر شریعتؒ کے ہاتھ پر بیعت کی اور تمام علمائے کرام کو حکم دیا کہ وہ امیر شریعتؒ کے ہاتھ پر بیعت کریں، یوں قافلۂ امیر شریعت عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کی سرکوبی کے لئے رواں دواں ہوگیا۔ بقول تحفہ قادیانیت کے مؤلف شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ:

”جو فرد بھی قافلہ امیر شریعت میں شامل ہوا اس کو نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ نسبت حاصل ہوگئی جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حاصل تھی۔“

بقول قائد اہلسنت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ:

”جو شخص قائد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے قافلے میں شامل ہوکر عقیدۂ ختم نبوت کے لئے کام کرے گا اور قادیانیت کی سرکوبی کے لئے دن رات کوشاں ہوگا اس کو خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خصوصی نسبت اور تعلق حاصل ہوگا۔“

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ پر اس وقت حضرت کشمیریؒ نے کیا نظر تصرف و توجہ فرمائی تھی اور علمائے ربانیین کے بیعت میں کیا خاص تصرف تھا کہ بیعت لیتے ہی آپ کی زندگی بدل گئی۔ اب آپ کا سونا، جاگنا، چلنا، پھرنا، بولنا اور خاموش رہنا غرض زندگی کا ایک ایک لمحہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور تردید قادیانیت کے لئے وقف ہوگیا، خطابت کی سحر انگیزی تو قدرت کی طرف سے آپ کے لئے عطیہ خاص تھی، حضرت کشمیریؒ نے اس کا رخ عقیدۂ ختم نبوت کی طرف ایسا پھیرا کہ سیاسی جلسہ ہو یا غیر سیاسی کوئی اجتماع ہو، امیر شریعتؒ کی آواز اب عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف ہوگئی تھی۔ جب آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کے لئے بیان کرتے تو فضا میں عجیب کیفیت پیدا ہوجاتی، ہر چیز ساکن محسوس ہوتی، ایسا معلوم ہوتا کہ نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا دور واپس آگیا، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے حضرت کشمیریؒ اور علمائے حق کے بارے میں کہا تھا:

”صحابہ کرامؓ کے قافلے کا ایک حصہ قافلے سے بچھڑ گیا تھا، حضرت انور شاہ کشمیریؒ اور علمائے حق دیوبند کی شکل میں اس صدی میں نمودار ہوگیا۔“

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کشمیریؒ نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ میں اسی قافلے کے سالار کی جھلک ملاحظہ کرلی تھی، اس لئے ان کو امیر شریعت کا خطاب دے کر نسبت صدیقی سے سرفراز فرمایا، واقعی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین والے قافلے کے ایک فرد کی ہی صفات کے حامل تھے اور امیر شریعت کا خطاب ان کے لئے ہی زیبا تھا اور انہی پر جچتا تھا۔

حضرت امیر شریعتؒ جب مجلس انور سے اٹھے تو پھر موت ہی نے ان کو سکون پہنچایا، خود فرماتے تھے:

”بخاری تیری نصف زندگی جیل میں اور نصف زندگی ریل میں گزر گئی۔“

برصغیر کا ایک ایک گاؤں آج امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا مرہون منت ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کی آواز آپ نے مسلمانوں کے کانوں تک پہنچائی‘ ایک ارب بیس کروڑ مسلمان آج عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے امیر شریعت کے احسان مند ہیں۔

قادیان: مرکز قادیانیت‘ فوج کے حفاظتی اقدامات جھوٹے نبی کا گڑھ‘ انگریز حکومت مکمل سرپرست‘ امیر شریعت اعلان کرتے ہیں‘ سچی نبوت کا پیغام مرکز قادیان میں بلند ہوگا‘ ایک ساتھی تیار کیا‘ دفتر قائم کیا۔ دفتر توڑ پھوڑ دیا‘ آدمی کو وحشت و بربریت کا نشانہ بنایا گیا۔ امیر شریعتؒ نے فرمایا کوئی فکر کی بات نہیں‘ جلسہ کا اعلان ہوا کوئی مسلمان نہیں‘ جلسہ میں آنے والا کوئی نہیں‘ امیر شریعتؒ نے فرمایا: ’’میں خود ہی سامع ہوں اور میں خود ہی مقرر‘‘۔ ختم نبوت کی آواز جھوٹے نبی کے پیروکاروں کے کانوں میں ڈالیں گے‘ گم کردہ راہ لوگوں کو حق کی آواز سنائیں گے‘ طائف کی سنت تازہ ہوگی‘ دشمن مکمل طور پر تیار‘ انگریز آقا حکومت کی فوج‘ سیاسی گھڑسوار امیر شریعتؒ کو روندنے کے لئے تیار‘ اللہ کا شیر گرجتا ہوا قادیان پہنچتا ہے‘ امن وامان کی آڑ میں قادیان میں جلسے کی اجازت نہیں ملی امیر شریعتؒ قادیان کے باہر گاؤں کے مسلمانوں کو آواز دیتے ہیں:

’’اے جاں نثاران ختم نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی آواز سنو! خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا جارہا ہے۔‘‘

حضرت شاہ صاحب کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے گاؤں کا گاؤں امنڈ آیا اور امیر شریعتؒ نے رات بھر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مفہوم اور عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت کرتے ہوئے چودھویں صدی کے مسیلمہ کذاب مرزا غلام احمد قادیانی کے دجل وفریب سے آگاہ کیا اور ثابت کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹا اور کذاب ہے اور اس کے ماننے والے حضور ختم المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی نہیں‘ بلکہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

انگریزی قانون حرکت میں آتا ہے‘ امیر شریعتؒ کو گرفتار کرلیا‘ مقدمہ چلا‘ امیر شریعت کی طرف سے حق ثابت ہوجانے کے باوجود سزا دی گئی‘ لیکن امیر شریعت اور قافلہ امیر شریعت کو یہ سزائیں اپنے مشن اور جہاد سے کہاں روک سکتی تھیں؟ جہاد جاری رہا‘ امیر شریعتؒ نے عقیدۂ ختم نبوت کی آواز ہر اس جگہ پہنچائی جہاں مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹی نبوت کی آواز پہنچانے کی کوشش کی‘ دن بھر سفر اور رات بھر تقریریں‘ مولانا محمد علی جالندھریؒ فرماتے ہیں:

’’ایک گاؤں کے مسلمان آئے اور کہا کہ ہمارا پورا کا پورا گاؤں قادیانی ہے‘ ہماری ایک مسجد ہے جس کے چاروں طرف قادیانیوں کے گھر ہیں‘ ہم اس مسجد میں عقیدۂ ختم نبوت کی بات نہیں کرسکتے‘ ہم چاہتے ہیں کہ آپ تشریف لائیں اور اس سلسلہ میں ان لوگوں کو آگاہ کریں۔‘‘

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ تشریف لے جاتے ہیں جلسہ کا اعلان ہوجاتا ہے تقریر شروع ہونے لگی تو علاقہ کا ایس ایچ او مولانا کی خدمت میں آتا ہے اور عرض کرتا ہے مسجد کے چاروں طرف قادیانی جماعت کے مسلح غنڈے مورچہ بند ہوکر بیٹھے ہیں کہ جہاں مولوی تقریر کرکے مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں کچھ بات کرے گا حملہ کرکے اس کو وہیں ختم کردیں گے۔

مولانا محمد علی جالندھریؒ نے کہا:

’’تم علاقہ میں امن وامان کے ذمہ دار ہو‘ تم مسلمانوں کی حفاظت کرو‘ میں غیر آئینی بات کروں تو اس کا ازالہ کرو اس نے معذرت کرتے ہوئے کہا: میرے پاس نفری بہت کم ہے اور پورا گاؤں اور علاقہ قادیانیوں کا ہے۔ میں اپنی جان کو خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔ امیر شریعتؒ کے رفیق خاص نے ایک لمحہ کے لئے اپنے رب سے مشورہ فرمایا اور تھانیدار سے کہا: ٹھیک ہے تم نے اپنا فرض ادا کردیا میں اپنی ذمہ داری پر تقریر کروں گا‘ اور پھر فرمایا: میں یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں بیان کرنے آیا ہوں اور مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف ہے‘ میں ہمیشہ گھر سے وصیت کرکے چلتا ہوں‘ میری خوش قسمتی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس مسئلہ کو بیان فرماتے ہوئے شہادت عطا فرمائے‘ میں نے مسئلہ بیان کرنا ہے جو چاہے محمد علی کو ختم کردے۔ موت ہمارا مقصد ہے۔‘‘

کئی گھنٹے تقریر فرمائی اللہ تعالیٰ نے قادیانیوں کے دل میں خوف ڈال دیا اور مسلمانوں کو سرخرو کیا۔

ایک طرف انگریز سرکار قافلہ امیر شریعت کا راستہ روکے کھڑی تھی دوسری طرف قادیانیت انگریزوں کی سرپرستی میں مصروف عمل‘ لیکن قافلہ امیر شریعت دونوں محاذوں پر قربانیاں دیتا ہوا منزل کی طرف رواں دواں۔ اگست ۱۹۴۷ء میں اللہ تعالیٰ نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری‘ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی‘ شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی‘ علامہ سید سلیمان ندوی‘ حضرت مولانا حفظ الرحمٰن‘ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہم اللہ تعالیٰ

اور اکابر دارالعلوم دیوبند کو ایک محاذ پر کامیابی عطا فرمائی اور برصغیر سے انگریزوں کا بوریہ بستر گول ہوا۔ برصغیر کے لوگوں کو انگریز کی سیاسی غلامی سے نجات ملی۔ سیدالطائفہ حاجی امداداللہ مہاجر مکی کا شروع کیا ہوا جہاد کامیابی سے ہمکنار ہوا‘ حضرت شاہ ولی اللہ‘ حضرت شاہ عبدالعزیز‘ حضرت سید احمد شہید‘ حضرت اسمٰعیل شہید رحمہم اللہ تعالیٰ کی تحریک آزادی ثمربار ہوئی‘ ہندوستان غلامی سے آزاد ہوا‘ پاکستان کی شکل میں مسلمانوں کو خطہ عطا ہوا‘ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی‘ حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی‘ فرزندان دارالعلوم دیوبند نے جھنڈا لہرا کر ثابت کردیا کہ قیامت تک پاکستان کی تحریک کی کامیابی دارالعلوم دیوبند کی مرہون منت ہے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کے تحفظ کی ذمہ داری شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی‘ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا‘ حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی‘ حضرت مفتی کفایت اللہ دہلوی‘ حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی‘ حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنے کندھوں پر اٹھائی اور یوں آج مسلمانان ہندوستان سربلندی اور غیرت کی زندگی گزارتے نظر آتے ہیں۔ انگریز جاتے جاتے اپنی ذریت مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کو پاکستان پر مسلط کرگیا اور ظفراللہ قادیانی کی شکل میں پاکستان کو وزیرخارجہ ملا اور بڑی بڑی اسامیوں پر قادیانیوں کو فائز کرادیا گیا۔ ظفراللہ قادیانی نے پاکستان کی وزارت خارجہ کو قادیانی جماعت کا مرکز بنادیا اور ہر قادیانی افسر قادیانیت کا مبلغ بن گیا‘ تمام سفارت خانے اور فوجی چھاؤنیاں قادیانیت کا مرکز بن کر قادیانیت کی تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہوگئیں اور مرزا بشیرالدین محمود پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کا خواب دیکھنے لگا‘ ۱۹۵۲ء میں اعلان کیا کہ ۱۹۵۲ء گزرنے نہ پائے کہ پاکستان قادیانی ریاست بن جائے تاکہ ہمارے جھوٹے نبی کی پیشگوئی پوری ہو اور قادیانیت کو سربلندی اور فتح حاصل ہو۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اپنے بچے کھچے ساتھیوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ:

”تحریک آزادی میں کامیابی اور انگریز کی غلامی سے نجات کے بعد اب میرا ایک ہی مشن رہ گیا ہے قادیانیت کی سرکوبی۔“

کیونکہ میرے شیخ ومربی محدث العصر حضرت مولانا سید انورشاہ کشمیریؒ نے میرے ذمہ یہ فریضہ لگایا تھا‘ اب پاکستان میں صرف اس ایک محاذ کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا چاہتا ہوں‘ جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا میں کوئی کام کرنے سے معذور ہوں اب پاکستان میں مرزائیوں نے پر پُرزے نکالنا شروع کئے ہیں اور مرزا بشیرالدین نے قادیانی اسٹیٹ بنانے کے خواب دیکھنے شروع کردیئے ہیں اور میں میدان عمل میں اس کو ناکام بنانے کے لئے اترنا چاہتا ہوں۔ اب تک مقابلے میں انگریز تھا‘ اب اس کی ذریت‘ اس لئے طریقہ جہاد تبدیل کرنا ہوگا۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ‘ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ‘ حضرت مولانا محمد حیات‘ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ‘ مولانا سید محمد یوسف بنوری‘ حضرت مولانا خیر محمد جالندھری‘ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہم اللہ تعالیٰ اور قافلہ امیر شریعت کے جاں نثاروں نے امیر شریعت کے اس فیصلے کو سراہتے ہوئے آپ کی آواز پر لبیک کہا اور یوں قافلہ امیر شریعت مجلس تحفظ ختم نبوت کے عنوان سے اپنے مشن پر رواں دواں ہوگیا۔ دسمبر ۱۹۵۲ء کی آخری رات امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے چنیوٹ ختم نبوت کانفرنس میں اعلان کیا:

”مرزا بشیرالدین محمود تیرے جھوٹے باپ کی طرح تیری جھوٹی خواہش‘ جھوٹا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا‘ پاکستان ختم نبوت کے پروانوں کا ہے اور جاں نثاران ختم نبوت کا رہے گا‘ اس ملک میں عقیدہ ختم نبوت کا بول بالا ہوگا‘ جھوٹی نبوت کا قبرستان پاکستان بنے گا۔“

اور پھر تاریخ نے قربانیوں کی ایک نئی داستان رقم کی۔ عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیدائی دیوانہ وار اپنے آقا کی عظمت کے لئے قربان ہوتے رہے۔ لاہور شہر کے مسلمانوں نے نئی تاریخ رقم کی‘ ایک دن میں دس ہزار نوجوانوں نے خوشی خوشی اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش کرکے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے خوابوں کو چکنا چور کردیا‘ پورے پاکستان میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سمیت ایک لاکھ سے زائد علماءؒ کرام اور جاں نثاران ختم نبوت گرفتار کرکے پس دیوار زنداں کردیئے گئے‘ ہزاروں جاں نثاران ختم نبوت کو سزائیں سنائی گئیں‘ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے ساتھیوں نے جیل میں چکیاں پیسیں‘ قادیانی وزیرخارجہ ظفراللہ کراچی سمیت پاکستان کے کسی حصے میں تقریر نہ کرسکے‘ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں اگرچہ قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار نہ دیا جاسکا لیکن سرظفراللہ اور قادیانی گروہ اپنے مکروہ عزائم میں ناکام ہوا‘ پاکستان قادیانی اسٹیٹ بننے سے بچ گیا۔ سرظفراللہ بوریا بستر لپیٹ کر عالمی عدالت کی طرف کوچ کرگیا‘ پاکستان کا ایک ایک شہری قادیانیت کے مکروہ عزائم سے آگاہ ہوا۔ تحریک ۱۹۵۳ء میں خون شہیداں نے جو شمع قوم کے دلوں میں روشن کی اس کی روشنی آہستہ آہستہ چاروں طرف پھیلنی شروع ہوئی۔ امیر شریعت سید

عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اپنے فریضہ کی ادائیگی کرتے ہوئے ۱۹۶۱ء میں رب کائنات کے دربار میں سرخرو ہوکر پہنچ گئے تو جانشینی کی سعادت قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کے حصے میں آئی' قافلہ امیر شریعتؒ تن من کی بازی لگاتے ہوئے قادیانیوں کو جسد ملت اسلامیہ سے خارج کرنے کے لئے کوشاں رہا' دست قضا نے قاضی صاحبؒ کو اس کی مہلت نہیں دی بلاوے پر لبیک کہتے ہوئے کامیاب وکامران محبوب حقیقی کی طرف روانہ ہوگئے' اب امیر شریعتؒ کے قافلہ ختم نبوت کی ذمہ داری کا عظیم الشان بوجھ مولانا محمد علی جالندھریؒ کے کاندھوں پر آ پڑا جن کی زندگی ہی ختم نبوت کے کام سے متعارف تھی' قافلہ ختم نبوت حکومت کی امداد وتعاون کے بغیر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے گاؤں' گاؤں' محلے' محلے' شہر' شہر مسلمانان پاکستان کے ایمان کی حفاظت اور قادیانیت کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے چلتا رہا اور قادیانیت کی ارتدادی کوششوں کے سامنے بند باندھتا رہا' قدرت کی طرف سے ابھی امتحان کا سلسلہ باقی تھا اور قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار نہیں پائے تھے کہ مولانا محمد علی جالندھریؒ بھی اپنے ساتھیوں کے پاس ابدی راحت وسکون کی جگہ پہنچ گئے تو اس کٹھن کام کی ذمہ داری کے لئے مولانا لال حسین اخترؒ کا نام تجویز ہوا کیونکہ قافلہ نے تو امیر کے ساتھ چلنا ہی ہے لیکن مولانا لال حسین اخترؒ بھی ساتھیوں کی جدائی زیادہ دیر برداشت نہ کرسکے اور کچھ ہی عرصہ میں ساتھیوں سے جاملے۔ اب عارضی طور پر مولانا محمد حیاتؒ نے قافلہ امیر شریعت کو سنبھالا لیکن اس ذمہ داری سے عذر ومعذرت کرتے رہے تاآنکہ قدرت کی طرف سے حضرت انور شاہ کشمیریؒ کی دعاؤں اور حضرت امیر شریعتؒ اور سالاران و جاں نثاران ختم نبوت کی قربانیوں کے اظہار قبولیت کا وقت آ گیا تو قافلہ امیر شریعت نے تمام جاں نثاروں کی طرف سے جانشین انور محدث العصر حضرت العلامہ سید محمد یوسف بنوریؒ پر سالار قافلہ امیر شریعتؒ بننے کا شدید اصرار ہوا۔ ساتھی اصرار کیوں نہ کرتے ان کی آنکھوں کے سامنے حضرت امیر شریعتؒ کا یہ واقعہ بار بار آ جاتا جو حضرت بنوریؒ اپنی زبان سے اس انداز میں مزے لے لے کر سنایا کرتے تھے اور بعض دفعہ وجد میں آجاتے' کیونکہ آپ کو حضرت کشمیریؒ سے عشق اور حضرت امیر شریعتؒ سے محبت زیادہ تھی' فرماتے تھے:

''ایک مرتبہ میں حضرت امیر شریعتؒ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ فالج کی وجہ سے معذوری کی حالت میں تھے اور کافی بیمار تھے' میں نے اطلاع کی' حضرت امیر شریعتؒ نے بلالیا' میں نے مصافحہ اور معانقہ کیا اور کہا یوسف بنوری' حضرت امیر شریعت نے فرمایا: کون؟ میں نے خیال کیا کہ بیماری کی وجہ سے پہچان نہیں سکے یا سن نہیں سکے تو دوسری مرتبہ بلند آواز سے کہا۔ اس پر بھی آپ نے جواب میں فرمایا: نہیں۔ میں نے تیسری مرتبہ ذرا زور سے کہا تو حضرت امیر شریعتؒ نے میرا چہرہ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا: یوسف بنوری نہیں۔ حضرت علامہ سیّد محمد انور شاہ کشمیریؒ، انور شاہ کشمیریؒ۔''

گویا حضرت شاہ صاحب نے اپنی وفات سے پہلے پیشگوئی فرمادی تھی کہ انور شاہ کشمیریؒ کا مشن ان کے جانشین کے دور میں ہی مکمل فتح وکامرانی سے سرفراز ہوگا۔ جانشین حضرت کشمیریؒ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کو اپنے مزاج اور طریقے کے خلاف جاں نثاران ختم نبوت کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے اور ۱۵/ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ بمطابق ۹/ اپریل ۱۹۷۴ء کو عاشق رسول شیخ الحدیث والتفسیر پیکر تواضع، جرأت رندانہ کے امین، مرشد العلماء حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ اپنے شیخ محدث العصر آیت من آیات اللہ حضرت اقدس سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے مشن کے امین بن کر قافلہ امیر شریعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پانچویں سالار و امیر بننے کی سعادت سے سرفراز ہوئے۔ حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت حضرت اقدس مرشدی مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی زبان مبارک سے بار بار سنی کہ حضرت کشمیریؒ کے حکم سے جب علماء کرام نے امیر شریعت کے دست مبارک پر بیعت شروع کی تو میں (حضرت بنوری) نے پانچویں نمبر پر امیر شریعتؒ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ قدرت نے پہلے سے ہی وقت مقرر کردیا تھا' حضرت بنوریؒ سالار قافلہ امیر شریعت کی حیثیت سے بھی پانچویں نمبر پر تھے۔ حضرت اقدس مولانا بنوریؒ نے قیادت سنبھالتے ہی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کو منظم اور تیز کردیا اور مجلس تحفظ ختم نبوت کا کام پاکستان سے باہر بھی پھیل گیا' ادھر مرزائی بھی زیادہ سرگرم ہوگئے' ایک طرف تو ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کی وجہ سے ان کے حوصلے بڑھ گئے' دوسری طرف انہوں نے انتخابات میں پی پی پی کی حمایت کی تھی' تیسری طرف فضائیہ کا سربراہ اور فوج کے ۱۸ سے زیادہ جرنیل قادیانی تھے' ۱۹۷۳ء میں قادیانیوں کے سالانہ جلسہ کے موقع پر فضائیہ کے طیاروں نے مرزا ناصر کو سلامی دی' گویا اب قادیانیوں کی ریشہ دوانیاں عروج پر تھیں۔

۲۹/ مئی ۱۹۷۴ء کو وہ سانحہ پیش آ گیا جس کے نتیجہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے جانشین انور شاہ مولانا بنوریؒ قافلہ امیر شریعت کو لے کر میدان عمل میں اتر پڑے۔ نشتر میڈیکل کالج

ملتان کے اسٹوڈنٹس یونین کے صدر ارباب عالم کے مطابق ۲۲/ مئی ۱۹۷۴ء کو کالج کے ایک سو طلباء نے سوات کا تفریحی پروگرام بنایا اور چناب ایکسپریس کے ذریعے روانہ ہوئے ربوہ (موجودہ چناب نگر) ریلوے اسٹیشن پر بعض قادیانیوں نے طلبا کو (اپنا لٹریچر تقسیم کرنا اور) تبلیغ شروع کردی‘ جس پر طلبا اور قادیانیوں میں تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا‘ طلباء نے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے اور ریل روانہ ہوگئی‘ ان طلباء کی ۲۹/ مئی کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ واپسی تھی‘ قادیانیوں نے مرزا ناصر کے حکم پر (جیسا کہ اس نے ۲۳/ مئی کے خطبہ میں اشارہ کیا تھا) کہ مرزا طاہر نے غنڈہ فورس (الفرقان فورس) کے ایک ہزار سے زائد مسلح افراد کی معیت میں ۲۹/ مئی کو ربوہ اسٹیشن پر ان طلباء پر حملہ کر کے ان کو بربریت اور درندگی کا نشانہ بنایا‘ گاڑی آدھا گھنٹہ سے زائد کھڑی رہی‘ جب قادیانی غنڈے طلباء کو نعرہ ختم نبوت زندہ باد لگانے کے قصور میں ادھ موا کر چکے تو ختم نبوت مردہ باد اور مرزا غلام احمد قادیانی کی ”جے“ کے نعرے لگاتے خوشیاں مناتے اپنے سربراہ مرزا ناصر کے پاس پہنچ گئے اور جشن منانے لگے‘ ریل فیصل آباد کی طرف روانہ ہوئی تو طلباء زخموں سے چور کراہ رہے تھے۔

آگے کی تفصیل مجاہد ختم نبوت مولانا تاج محمودؒ یوں بیان کرتے ہیں:

”میں گھر میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ ایک شخص ہانپتا کانپتا میرے گھر کے دروازے پر آیا اور آواز دی‘ میں بنیان میں ہی دروازے پر آیا تو مجھے دیکھتے ہی وہ بے اختیار رونے لگا اور روتے روتے ربوہ اسٹیشن کا واقعہ سنایا‘ واقعہ سنتے ہی میں ساکت ہوگیا اسٹیشن سے معلوم کیا کہ ٹرین کب پہنچ رہی ہے؟ تو پتہ چلا کہ کچھ دیر میں پہنچنے والی ہے۔ میں نے تبلیغی جماعت کے امیر مفتی زین العابدین‘ حکیم عبدالرحیم اشرف اور دیگر علماء کرام اور سرکاری حکام کو اطلاع دی اور فوراً اسٹیشن کی طرف دوڑ پڑا جیسے ہی اسٹیشن پر گاڑی پہنچی تو ایک کہرام مچ گیا‘ پوری ریل والے سراپا احتجاج بنے ہوئے تھے‘ فیصل آباد کے لوگ بھی پہنچ گئے‘ ہزاروں افراد اشتعال کی وجہ سے توڑ پھوڑ پر آمادہ تھے‘ بڑی مشکل سے ان کو صبر کی تلقین کی اور زخمی طلباء کی ابتدائی مرہم پٹی کی‘ ان کو ایئر کنڈیشن بوگیوں میں منتقل کر کے ملتان کی طرف روانہ کیا اور ایک پریس کانفرنس کے ذریعہ اس واقعہ پر احتجاج کرتے ہوئے مجرمین کو عبرتناک سزا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا‘ دوسری طرف امیر مرکزیہ حضرت مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔“

حضرت بنوریؒ اس وقت بیماری کی وجہ سے سوات میں ڈاکٹروں کے مشورے سے مقیم تھے اطلاع ملتے ہی اپنی بیماری بھول گئے اور راولپنڈی فوری طور پر پہنچ گئے‘ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ مولانا غلام غوث ہزارویؒ مولانا غلام اللہ خان‘ قاری سعید الرحمٰن وغیرہ جمع ہوئے اور واقعہ پر غور کرنے کے بعد فیصلہ کیا کہ تحریک ختم نبوت کا آغاز کر دیا جائے‘ اور اس سلسلے میں تمام سیاسی جماعتوں پر مشتمل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت قائم کی جائے‘ چنانچہ مشورے سے تمام جماعتوں پر مشتمل ”مجلس عمل تحفظ ختم نبوت“ قائم کی گئی اور حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کو امیر اور محمود احمد رضوی کو جنرل سیکریٹری بنایا گیا۔ ۲۹/ مئی سے تحریک کا آغاز ہوا۔ ہر مرحلے پر حکومت نے تحریک کو سختی سے دبانے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن جاں نثاران ختم نبوت اتنے ہی حوصلے سے آگے بڑھتے گئے۔ آخر کار ذوالفقار علی بھٹو نے قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی کا درجہ دے کر اس مسئلہ پر بحث کرنے کا فیصلہ کیا‘ کمیٹی نے تقریباً ایک ماہ تک مسلسل کارروائی کی جس میں مرزا ناصر پر گیارہ دن اور لاہوری گروپ پر دو روز جرح کی گئی۔ (اٹارنی جنرل) جناب یحییٰ بختیار نے دو دن میں بحث کو سمیٹا اور آخر کار ۷/ ستمبر کو متفقہ طور پر وہ تاریخی فیصلہ کیا گیا جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ پوری قوم نے اطمینان کا سانس لیا‘ جاں نثاران ختم نبوت اور حضرت بنوریؒ کو سرخروئی حاصل ہوئی۔ بقول مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ... تحریک ختم نبوت کی کامیابی کا سہرا جاں نثاران ختم نبوت کے سر پر سجے گا کیونکہ ان کی قربانیوں نے یہ مسئلہ حل کیا.. جانشین کشمیری عاشق رسول حضرت مولانا بنوریؒ پر ان دنوں عجیب کیفیت طاری تھی‘ مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکیؒ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ اسلام آباد کے سفر کے لئے تشریف لے جانے لگے تو مجھے خلوت میں لے جا کر فرمایا: ”مفتی صاحب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مسئلہ میں سرخروئی فرمائے‘ پوری قوم کی ذمہ داری کندھوں پر ہے ہمیشہ دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کہیں کوئی مظلوم نہ مر جائے‘ ہم چاہتے ہیں کہ مظلوم رہیں کیونکہ مظلوم کے ساتھ اللہ کی رحمت ہوتی ہے‘ میں رات کو اٹھ کر رب سے دعا کرتا ہوں کہ وہ خصوصی مدد فرمائیں۔“

قائد اہلسنت مفتی احمد الرحمٰن صاحبؒ نے بتایا کہ حضرت بنوریؒ بار بار فرماتے: بڑی سخت آزمائش میں ہیں، کہیں ریاکاری اور دکھاوے کی نیت نہ ہو جائے‘ نفس کی آمیزش شامل نہ ہو جائے‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا کام ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ فرماتے ہیں: ''حضرت بنوریؒ نے تحریک کے دوران وزیراعظم سے ملاقات میں واضح فرمایا: اگر آپ حق تعالیٰ پر توکل و اعتماد کرکے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے مسلمانوں کے حق میں فیصلہ کردیں تو دنیا کی کوئی طاقت آپ کا بال بیکا نہیں کرسکتی اور اس راستہ میں موت سعادت ہے۔'' (شخصیات وتاثرات،ص:۸۵)

بہرحال حضرت بنوریؒ کا اخلاص اور رب کائنات سے خصوصی تعلق اور جاں نثاران ختم نبوت کی قربانیوں کا ثمرہ ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت میں عطا فرمایا اور بقول ذوالفقار علی بھٹو: ''میں نے ۹۰ سالہ پرانا مسئلہ حل کیا۔''

۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو آئینی ترمیم کے ذریعہ قادیانی غیرمسلم اقلیت تو قرار دے دیئے گئے مگر اس پر قانون سازی نہ ہوسکی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے حضرت اقدس مولانا بنوریؒ کے حکم پر اس سلسلے میں کام کو منظم کرنا شروع کیا اس دوران حضرت اقدس مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ اس دارفانی سے کامیاب وکامران ہوکر تشریف لے گئے' آپ کے بعد قافلہ امیر شریعت کی سربراہی آپ کے نائب اور شاگرد خاص شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہم العالیہ کے حصے میں آئی' آپ نے اپنے جانشین کے طور پر جانشین مولانا بنوریؒ حضرت مفتی احمد الرحمنؒ خلف ارشد حضرت مولانا عبدالرحمن کاملپوری نوراللہ مرقدہ کو مقرر کیا کیونکہ حضرت بنوریؒ نے وفات سے بہت عرصہ قبل ہی وصیت فرمادی تھی:

''مفتی احمد الرحمن حیاً و میتاً میرے نائب اور جانشین ہیں۔''

مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے ساتھ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ' حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ' حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ العالی جیسے مخلص اکابر شریک سفر تھے تو جاں نثاران ختم نبوت کے رضا کار جمعیت علماء اسلام کے کارکنوں کی شکل میں لاکھوں کی تعداد میں موجود تھے۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اپنے اکابر کے طرز پر اخلاص وللّٰہیت کے جذبے کے ساتھ آگے بڑھایا اور جنرل ضیاء الحق مرحوم کی فوجی حکومت پر دباؤ ڈالا کہ وہ قومی اسمبلی میں قادیانیوں کے متعلق غیرمسلم اقلیت ہونے والی ترمیم کے مطابق قانون سازی کرے کیونکہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے مسلمانوں جیسی عبادت گاہیں قائم کررہے ہیں' کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات استعمال کررہے ہیں' اپنے جھوٹے نبی کے لئے پیغمبر ورسول کے الفاظ استعمال کرتے ہیں' جھوٹے نبی کے جھوٹے جانشینوں کے لئے خلیفۃ المسلمین اور عورتوں کے لئے امہات المومنین وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں' جب ضیاء الحق حکومت نے پس وپیش کی حد کردی تو قافلہ کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے جاں نثاران ختم نبوت کو اسلام آباد کی جامع مسجد میں طلب کرلیا اور اعلان کیا کہ جاں نثاران ختم نبوت کا جلوس مجلس شوریٰ کا گھیراؤ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہ اور آپ کے رفقاء کو کامیابی عطا فرمائی اور ۱۹۸۴ء میں ضیاء الحق حکومت نے اس وقت کے وزیر اطلاعات، وکیل ختم نبوت راجہ ظفرالحق کا تیار کردہ ''امتناع قادیانیت آرڈیننس'' جاری کیا جس کی رو سے قادیانیوں کا خود کو مسلمان کہنا' مسلمان کہلوانا' شعائر اسلام استعمال کرنا اور مسلمانوں کے جذبات کو برانگیختہ کرنا جرم قرار پایا۔ اس طرح ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کی ایک حد تک تکمیل ہوئی اور عاشق رسول استاد محترم مولانا بنوریؒ کے کامیاب مشن کو ان کے دو شاگردوں مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم اور مفتی احمد الرحمنؒ نے پایہ تکمیل تک پہنچایا' اس طرح قانونی دائرے میں قادیانی گروہ اپنے انجام کو پہنچ گیا اور خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سنت کو امت مسلمہ نے اچھے انداز میں زندہ کیا۔

امتناع قادیانیت آرڈیننس کے اجراء کے بعد مرزا طاہر نے ربوہ سے فرار ہوکر انگلینڈ کے شہر لندن کے نواح میں پناہ لی اور پاکستان اس کی نحوست سے پاک ہوا' لیکن اب مسلمانان یورپ کے لئے خطرہ تھا' اس لئے حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہم نے امام اہلسنت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ اور شیخ طریقت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کو حکم دیا کہ وہ یورپ جاکر اس کا تعاقب کریں اور اس کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے اقدامات کریں' ان حضرات نے جمعیت علماء برطانیہ' دارالعلوم بری اور دیگر علماء کرام کے تعاون سے لندن میں ختم نبوت سینٹر قائم کیا اور الحمدللہ یورپ میں قادیانیوں کا تعاقب شروع ہوا۔ تاشقند' سمرقند اور وسطی ایشیا کی ریاستوں میں بھی قادیانیت کا راستہ روکا گیا اور اب جرمنی' بیلجیئم اور امریکی ریاستوں میں ان کا تعاقب جاری ہے۔

اس طرح قافلہ امیر شریعت' حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے مشن کو خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کی سنت کے مطابق جھوٹے مدعیان نبوت کی سرکوبی تک کام جاری رکھے گا تاکہ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو۔ ☆☆

تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد!

حافظ محمد صہیب اعجاز

اس دنیا میں ہر ابتدا کی انتہا ہوتی ہے۔ جو شے بھی شروع ہو،اس نے بالآخر مکمل ہونا ہوتا ہے۔ جو چیز بھی وجود میں آتی ہے،ایک دن وہ زوال پذیر بھی ہوتی ہے۔صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ابتدا اور انتہا کی قیود سے پاک ہے،کیونکہ وہی اوّل ہے اور وہی آخر۔اس کے سوا سب ابتدا اور انتہا،آغاز و اختتام،شروع اور ختم اور ارتقاء و زوال کی پابندیوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ یہ دنیا وجود میں آئی ہے تو ایک روز اسے بھی ختم ہو جانا ہے،یہاں انسان بسنا اور آباد ہونا شروع ہوئے تھے اور اب تک چلے آرہے ہیں،مگر صورِ اسرافیل سے یہ سلسلہ بھی رُک جانا ہے۔اسی طرح اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی بھلائی و کامیابی اور فلاحِ آخرت کے لئے نبوت کا سلسلہ جاری فرمایا تھا اور حضرت آدم علیہ السلام سے نبیوں اور رسولوں کا آغاز ہوا تھا،وقتاً فوقتاً انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت ہوتی رہی،تا آنکہ ہمارے پیغمبر، اللہ کے محبوب،آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے ساتھ ہی یہ سلسلہ بھی تمام ہوا،انبیاء و رُسل کی دنیا میں بعثت کا سلسلہ تکمیل کو پہنچا،دائرہ نبوت مکمل ہوا اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ’’خاتم النبیین‘‘اور اسلام کے لئے ’’تکمیل دین‘‘ کا اعلان ہوگیا۔

حضرت آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پہلے نبی تھے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔اب تا قیامت کسی کو نبی نہیں بنایا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے نبوت پر مہر لگ گئی،اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔یہ ’’عقیدہ ختم نبوت‘‘ کہلاتا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت،قرآن کریم کی تقریباً سو آیاتِ کریمہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کم و بیش دو سو دس احادیث طیبہ سے ثابت ہے۔ مثلاً: قرآن کریم کی سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر 40 میں صراحت ہے:’’ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیّین. ‘‘جس کا ترجمہ ہے:’’محمد(صلی اللہ علیہ وسلم)تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں،لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں ۔‘‘اس آیت کریمہ میں خاتم النبیین کی تشریح و توضیح خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد گرامی کے ذریعے فرمادی ہے: ’’انا خاتم النبیّین لا نبی بعدی.‘‘ یعنی: ’’میں خاتم النبیین ہوں،میرے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا۔‘‘ (رواہ ابوداؤد والترمذی) چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خود بیان کردہ اس تفسیر کی روشنی میں چودہ صدیوں سے تمام مفسرین نے یہی سمجھا اور اُمت مسلمہ نے بالاجماع یہی مراد لیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوگا نہ رسول،اور اس پر اتفاق ہے کہ اس لفظ میں کوئی تاویل و تخصیص نہیں،پس اس کا منکر یقیناً پوری اُمت کے اجماع و اتفاق کا منکر ہے اور العیاذ باللہ! ذاتِ نبوت کو جھٹلاتا ہے۔

مشہور مفسر امام ابن کثیرؒ آیت بالا کے ذیل میں لکھتے ہیں:’’یہ آیت اس مسئلہ میں نص ہے کہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں......اور اس مسئلہ پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں،آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متواتر احادیث وارد ہیں ، جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہیں۔‘‘(تفسیر ابن کثیر،سورۃ الاحزاب،آیت نمبر:40)نیز سورۃ الاعراف کی آیت 158،سورۃ سبا کی آیت 28،سورۃ آل عمران کی آیت 81، سورۃ البقرۃ کی آیت 04،سورۃ الانبیاء کی آیت 107،سورۃ المائدۃ کی آیت 03،سورۃ النساء کی آیت 136 اور 162،سورۃ الحجر کی آیت 09،سورۃ التوبۃ کی آیت 33،سورۃ الصف کی آیت 09،وغیرہ اس عقیدہ کے اثبات پر واضح اور چیدہ دلائل ہیں۔طوالت سے بچنے کے لئے مکمل آیات لکھنے کی بجائے صرف اشارے دیے گئے، مزید آیات کی تفسیر مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا

مفتی محمد شفیعؒ کی کتاب ’’ختم نبوت کامل‘‘ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

قرآن کریم کے بعد احادیث نبویہ کے بحر ذخار میں غوطہ خوری کریں تو 210 فرامین نبوت کے صدف وموتی چمکتے نظر آئیں گے۔ مثلاً: (۱)’’قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم :ارسلت الی الخلق کافۃ و ختم بی النبیّون.‘‘ ترجمہ:’’اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا گیا ہے۔‘‘(مسلم شریف، ج۱،ص:199)

(۲) ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے فرمایا تھا: تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی ،مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔‘‘ یہ حدیث چودہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے مختلف کتب احادیث میں مروی ہے اور متواتر احادیث میں شمار ہوتی ہے۔(۳) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل میں مروی ہے: ’’آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شانوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی اور آپ خاتم النبیین ہیں۔‘‘(شمائل ترمذی،ص:3)(۴) دوسرے خلیفہ راشد سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب میں ایک حدیث منقول ہے، جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:’’اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔‘‘(رواہ الترمذی، ج:2،ص:209)(۵) خادمِ رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:’’رسالت ونبوت ختم ہوچکی ہے، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔‘‘ (رواہ الترمذی واحمد)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد جھوٹے مدعیان نبوت کے فتنے کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ’’میری امت میں 30 جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حال آں کہ میں ’’خاتم النبیّین‘‘ ہوں ، میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔‘‘ (ابوداود، ج:2،ص228، واللفظ لہ۔ ترمذی، ج:2، ص:45) چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری ایام حیات میں یمن میں اسود عنسی کے نام سے مشہور ایک شخص نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ ایک صحابی رسول حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے واصل جہنم کردیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی تو خوش ہوکر فرمایا:’’فاز فیروز‘‘یعنی:’’فیروز کامیاب ہوگیا۔‘‘

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جانشین رسول خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں یمن میں ایک اور جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کا فتنہ اُٹھا۔ اس نے دعوی نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور حیات ہی میں کیا تھا، لیکن اس سے قبل کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسود عنسی کی طرح اس کی بھی سرکوبی کرتے ،آپ کا وقت آخر آپہنچا۔ البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس فتنے کا مکمل قلع قمع کرنے کے لئے یمامہ کے میدان میں اسلام کی وہ پہلی جنگ لڑی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد تھی اور اس کا مقصد وحید جھوٹے مدعی نبوت کا استیصال اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ تھا۔ اس جنگ کے لیے پہلا لشکر حضرت شرحبیل رضی اللہ عنہ بن حسنہ، دوسرا لشکر حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بن ابی جہل اور تیسرا لشکر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں وقتاً فوقتاً بھیجا گیا۔ تینوں لشکروں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سربراہی میں مسیلمہ کذاب کے ہزاروں جنگجوؤں سے جنگ کی ،اکثر ’’مسیلمی‘‘ مارے گئے ،باقی قید ہوئے اور مسیلمہ کذاب، صحابی رسول حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں جہنم رسید ہوا۔ اس ایک جنگ میں 1200 سے زائد صحابہؓ وتابعینؒ نے جانوں کے نذرانے دیئے ،جن میں سات سو حفاظ،قراء وعلماء تھے، جبکہ ستر بدری صحابہؓ نے بھی جام شہادت نوش کیا۔

یہاں رک کر اس پر غور کرتے چلئے کہ اصحابِ رسول کی نظر میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی کس قدر اہمیت تھی کہ پورے دورِ نبوت میں لڑی جانے والی 83 جنگوں میں 259 صحابہ شہید ہوئے ہیں، جب کہ دور نبوت کے بعد اسلام کی اس پہلی جنگ میں 1200 شہادتیں ہوئیں۔ تحفظ ختم نبوت کی اہمیت کے لئے کافی ہے کہ ان لوگوں نے اپنی جانوں کی پروانہ کی اور اپنے مقدس لہو کے سیلاب میں انکار ختم نبوت کے فتنے کے خس وخاشاک بہالے گئے۔

مسیلمہ کذاب کا اصل نام مسیلمہ بن کبیر بن حبیب تھا، اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ایک خط میں خود کو ’’مسیلمہ رسول اللہ‘‘ لکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ’’مسیلمہ کذاب‘‘ لکھوایا، تب سے ’’کذاب‘‘ اس کے نام کا جزء لاینفک بن گیا۔ اس پر ’’کذاب‘‘ کی مہر خود زبانِ رسالت مآب سے لگی ہے، جو تا قیامت اس

کا مقدر ہے۔

ان دو مدعیان نبوت کے بعد طلیحہ اسدی اور سجاح بنت حارث کے نام بھی ان سارقین نبوت میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے نبوت کے قلعے میں نقب زنی کی کوشش کی مگر ان کے خلاف لڑی جانے والی لڑائیوں میں یہ بچ کر بھاگنے میں کامیاب ہو گئے اور پھر اللہ تعالیٰ کی جانب سے انہیں توبہ کی توفیق نصیب ہوئی اور یہ مسلمان ہو کر فوت ہوئے۔ بعدازاں مختلف اسلامی حکومتوں میں ہر تھوڑے عرصے بعد کسی نہ کسی بدمعاش کے دماغ میں یہ سودا سماتا تھا تو وقت کے حکمرانوں نے ان کی سرکوبی کی اور کسی ایک کو بھی باقی نہ چھوڑا۔ چنانچہ قاضی عیاض مالکیؒ نے اپنی کتاب ’’الشفاء‘‘ میں لکھا ہے: ’’خلیفہ عبدالملک بن مروان نے مدعی نبوت حارث کو قتل کر کے سولی پر لٹکایا تھا اور بے شمار خلفاء وسلاطین نے اس قماش کے لوگوں کے ساتھ یہی سلوک کیا اور اس دور کے تمام علماء نے بالاجماع ان کے اس فعل کو صحیح اور درست قرار دیا۔ (الشفاء، ج:2،ص:257)

مسیلمہ کذاب کے خلاف سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اس عمل کی بنا پر علماء امت نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ: ’’امت محمدیہ میں سب سے پہلا اجماع جو ہوا وہ اس مسئلہ پر ہوا کہ مدعی نبوت قتل کیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخیر زمانے میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خلافت کے بعد سب سے پہلا کام جو کیا وہ یہ تھا کہ مسیلمہ کذاب کے قتل اور اس کی امت کے مقابلہ اور مقاتلہ کے لئے خالد بن ولید سیف اللہ رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں صحابہ کرامؓ کا ایک لشکر روانہ کیا۔ اس بارہ میں نہ کسی نے تردد کیا اور نہ کسی نے یہ سوال کیا کہ مسیلمہ کس قسم کی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے‘‘۔ (مسک الختام فی ختم نبوت خیر الانام المعروف ختم نبوت، مندرج: احتساب قادیانیت، ج:۲، ص:۱۰، ط:۲۰۰۲ء)

محدثین اور فقہائے امت میں سے ملا علی قاریؒ نے شرح فقہ اکبر، حافظ ابن حزم اندلسیؒ نے الفصل فی الملل والاھواء والنحل، حافظ فضل اللہ تورپشتیؒ نے المعتمد فی المعتقد، حافظ ابن کثیرؒ نے تفسیر ابن کثیر، علامہ سفارینی حنبلیؒ نے شرح عقیدہ سفارینی، علامہ زرقانیؒ نے شرح مواہب، علامہ آلوسیؒ نے تفسیر روح المعانی، قاضی عیاضؒ نے الشفاء میں اور اسی طرح فتاویٰ عالم گیری، فتاویٰ بزازیہ، البحر الرائق، جامع الفصولین، مغنی المحتاج شرح منہاج، مغنی ابن قدامہ اور الشرح الکبیر شرح المقنع میں مفتیان کرام نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت کافر ہے اور اس کا استیصال کیا جانا چاہئے۔

امت کی تاریخ کی ان روشن تیرہ صدیوں کا سفر طے کرتے ہوئے جب ہم چودھویں صدی میں برصغیر غیر منقسم ہندوستان میں قدم رکھتے ہیں تو یہاں فرنگی استعمار کا ناپاک سایہ نظر آتا ہے۔ اپنے اقتدار کے استحکام کے لئے انگریزی حکومت نے ضلع گورداس پور کے ایک گاؤں قادیان میں ایک قانون کے امتحان میں ناکام شخص مرزا غلام احمد قادیانی نامی اپنا خود کاشتہ پودا لگایا اور اسے اپنے ’’لڑاؤ اور حکومت کرو‘‘ کے پانی سے سیراب کرتے ہوئے امت میں انتشار پیدا کرنے کے لئے پروان چڑھایا۔ اس شخص نے 1880ء سے 1900ء کے درمیان مختلف دعاوی، مجدد، ملہم من اللہ، مہدی، مثیل مسیح، مسیح موعود، ظلی بروزی نبوت کے کئے۔ 1901ء میں اس بدبخت نے صراحتاً دعویٰ نبوت کر کے خود کو اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کی صف میں لے جا کھڑا کیا۔ 26/مئی 1908ء کو ہیضہ کا شکار ہو کر اور اپنی ہی نجاست میں گر کر مرنے سے ایک روز قبل اس نے ’’اخبارِ عام‘‘ لاہور کو انٹرویو دیا جو اس کی موت کے روز چھپا، اس میں اس نے اپنے دعویٰ نبوت کو دہراتے ہوئے یہ ہرزہ سرائی کی: ’’میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر اس سے انکار کر سکتا ہوں، میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں‘‘۔ (اخبار عام لاہور، 26/مئی 1908ء، مجموعہ اشتہارات، ج:3، مباحثہ راولپنڈی، ص:597، طبع:1986ء)

مسیلمۂ قادیان مرزا غلام احمد قادیانی کا فتنہ، مسیلمۂ کذاب کے فتنے سے بہت مشابہت رکھتا ہے۔ مسیلمہ کذاب، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا منکر نہیں تھا لیکن خود کو بھی نبی کہتا تھا، مرزا قادیانی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقراری رہتے ہوئے خود کو نبی کہلوانے پر مصر تھا۔ گویا دونوں کو اصل اختلاف عقیدۂ ختم نبوت سے تھا اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا اعزاز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھین کر خود کے سر پر رکھنا چاہتے تھے۔ لیکن امت مسلمہ نے ہر دور میں ان قزاقوں کا استیصال کر کے یہ ثابت کر دیا کہ تاجِ ختم نبوت وہ تاج ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے سر سج سکتا نہیں، اور تختِ ختم نبوت ایسا تخت ہے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی دھج سکتا نہیں۔ ☆☆

نوجوانانِ جنت کے سردار

سیّدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

حیاتِ طیبہ کے درخشاں پہلو!

تیسری قسط

مولانا محمد قاسم، کراچی

سیّدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے خاندانِ نبوت میں آنکھ کھولی، خاتونِ جنت سیّدہ فاطمۃ الزہراؓ رضی اللہ عنہا کی کوکھ سے جنم لیا، شیرِ خدا سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا سایۂ عاطفت پایا، بڑے بھائی جان سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کا ساتھ پایا اور ان سب سے بڑھ کر سیّدنا وسندنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود بحیثیت نانا جان آپ کو ملا۔ آپ کا گھر مسجد نبوی سے متصل تھا، جہاں ہر وقت اصحاب رسول علیہم الرضوان کی آمد و رفت رہتی اور حضرت حسینؓ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی محبتوں وشفقتوں کے اسیر ہوتے اور ازواجِ مطہرات بحیثیت امہات المومنین امام حسینؓ کے لاڈ اٹھاتیں۔

حضرت حسینؓ کی ولادت شعبان ۴ ہجری سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال ربیع الاول ۱۱ ہجری تک ساڑھے چھ سال کا عرصہ آپؓ کو اپنے نانا جان کی صحبت و رفاقت نصیب ہوئی اور آپؓ شرفِ صحابیت سے مفتخر ہوئے۔ آپ کا بچوں کو بیعت کرنے کا معمول نہیں تھا، لیکن یہ سعادت حضرت امام حسینؓ کو نصیب ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بچپن میں بیعت فرمایا۔ چنانچہ حضرت جعفر بن محمدؒ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم اجمعین کو اس وقت بیعت فرمالیا تھا، جب یہ لوگ بالغ بھی نہیں ہوئے تھے۔ ان حضرات کے سوا اور کسی کو عدم بلوغ میں بیعت نہیں فرمایا۔ (ابن عساکر، البدایۃ والنہایۃ)

اس واقعہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے پیارے نواسے کے ساتھ تعلق خاطر کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ بہت سارے واقعات مروی ہیں جو درج کیے جاتے ہیں:

☆......حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں اپنے کسی کام کے سلسلے میں رات کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ باہر اس حالت میں تشریف لائے کہ گود میں کچھ اٹھائے ہوئے تھے، مجھے معلوم نہ ہوسکا کہ کیا ہے۔ جب میں اپنی بات عرض کرکے فارغ ہوچکا تو پوچھ بیٹھا کہ یارسول اللہ! آپ کی گود میں کیا ہے؟ آپ نے چادر مبارک اٹھائی تو دیکھا کہ آپ اپنے نواسوں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو گود میں اٹھائے ہوئے تھے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، آپ بھی انہیں اپنا محبوب بنالیجئے اور جو ان سے محبت کرے اسے بھی اپنا محبوب بنالیجئے۔ (ترمذی:۳۷۶۹)

☆......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا کہ یارسول اللہ! آپ کو اپنے گھر والوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: حسنؓ اور حسینؓ! اور آپ حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کرتے تھے کہ میرے بیٹوں کو میرے پاس بھیج دو۔ جب حسنؓ و حسینؓ آجاتے تو آپ انہیں سونگھتے (جیسے چھوٹے بچوں کو پیار کرتے ہوئے ماں باپ سونگھا کرتے ہیں) اور خود سے چمٹا لیتے۔ (ترمذی:۳۷۷۲)

☆......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ کھجور پکنے کے موسم میں زکوٰۃ کی کھجوریں مسجد نبوی میں آپ کی خدمتِ اقدس میں پیش کی جاتی تھیں۔ مسجد نبوی کے صحن میں کھجوروں کا ڈھیر لگ جاتا تھا۔ ایک مرتبہ حسنؓ اور حسینؓ ان کھجوروں سے کھیل رہے تھے، اتنے میں ایک نے کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال لی۔ آپ کی نظر پڑ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً انگلی ان کے منہ میں ڈال کر کھجور باہر نکالی اور فرمایا: ''اے آلِ محمد! آپ نہیں جانتے کہ آلِ محمد زکوٰۃ نہیں کھاتے؟'' (بخاری:۱۴۸۵)

☆......حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب (گودلیا ہوا بچہ) عمر بن ابی سلمہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت ’’تطہیر‘‘: ’’انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا‘‘ (الاحزاب:۳۳) ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ آپ نے حضرات فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلوایا اور انہیں اپنی چادر کے نیچے کرلیا، حضرت علیؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے تھے، انہیں بھی آپ نے اپنی چادر کے اندر داخل فرمالیا، پھر آپ نے دعا فرمائی: ’’یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، آپ ان سے گندگی دور رکھئے اور انہیں خوب پاکیزگی عطا فرمایئے۔‘‘ حضرت ام المومنینؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ آپ نے فرمایا: تم اپنی جگہ پر ہو اور تم خیر پر ہو۔ (ترمذی، مسند احمد)

☆......حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے ایک طویل حدیث کے ذیل میں مروی ہے، فرماتے ہیں کہ جب ’’آیتِ مباہلہ‘‘ فقل تعالوا ندع ابناء نا وابناء کم ... (آل عمران:۶۱) نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلا بھیجا (جب وہ آگئے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔‘‘ (مسلم)

☆......حضرت ابوہریرہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے ایک سفر کی یاد تازہ کرتے ہوئے سناتے ہیں کہ ہم لوگ ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، سیّدہ فاطمہؓ اور سیّدین حسنؓ وحسینؓ بھی ہمرکاب تھے، دورانِ سفر آپ کو حسنؓ وحسینؓ کے رونے کی آوازیں سنائی دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری تیز دوڑا کر ان کے قریب لے گئے اور دریافت فرمایا کہ میرے بیٹے کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت فاطمہؓ نے عرض کی کہ انہیں پیاس لگی ہے۔ آپ نے جلدی سے اپنا مشکیزہ ٹٹولا مگر اس میں پانی نہیں تھا۔ ان دنوں پانی کی قلت بھی تھی اور قافلے والوں کی تعداد بھی زیادہ تھی۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ پانی لاؤ، مگر کسی کے مشکیزے میں پانی نہیں ملا۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے محبوب نواسوں کی تڑپ دیکھی نہیں جارہی تھی، چنانچہ بے تاب ہوکر) آپ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ ایک بچہ مجھے پکڑاؤ۔ انہوں نے چادر کے نیچے سے ایک بچہ آپ کے حوالے کیا تو آپ نے پہلے تو اسے اپنے سینہ انور سے چمٹالیا مگر وہ خاموش نہ ہوا تو آپ نے اپنا منہ مبارک کھول کر اپنی زبان بچے کے منہ میں ڈال دی، جسے بچہ چوسنے لگا، یہاں تک کہ اس کی پیاس بجھ گئی تو وہ خاموش ہوا۔ پھر آپ نے دوسرے نواسے کو بھی اسی طرح گود میں لے کر اسے اپنی زبان چسوائی تو اس کی بھی پیاس جاتی رہی اور وہ بھی چپ ہوا۔

(رواہ الطبرانی باسناد رجالہ ثقات)

☆......حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ حسنؓ اور حسینؓ پر یہ کلمات پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے: ’’اعیذکما بکلمات اللّٰہ التامۃ من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ.‘‘ (میں تم دونوں کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اس کے تمام کلمات کے ساتھ ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور ہر ایسی آنکھ سے جو نظر بد لگانے والی ہو) اور فرماتے کہ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی (اپنے بیٹوں) حضرت اسماعیل واسحٰق علیہما السلام کو دم فرمایا کرتے تھے۔ (ترمذی:۲۰۶۰)

☆......ایک مرتبہ آپ ام المومنین سیّدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے، جب آپ خاتونِ جنت سیّدہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر کے باہر سے گزرے تو آپ کو حضرت حسینؓ کے رونے کی آواز سنائی دی۔ آپ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا: کیا تم نہیں جانتی کہ حسینؓ کے رونے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ۲۰۱/۹)

☆......حضرت بریدہؓ کا بیان ہے کہ آپ مسجد نبوی میں خطبہ ارشاد فرمارہے تھے، اچانک دیکھا کہ حسنؓ اور حسینؓ سرخ دھاری دار قمیص زیب تن کئے مسجد میں داخل ہوئے اور منبر شریف کی طرف گرتے پڑتے بھاگنے لگے۔ یہ دیکھ کر آپ منبر سے اتر آئے اور دونوں نواسوں کو گود میں اٹھاکر دوبارہ منبر پر تشریف فرما ہوئے، پھر آپ نے فرمایا: سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے آزمائش کا باعث ہیں۔ میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا کہ یہ چلتے ہیں اور لڑکھڑاتے ہیں تو مجھ سے صبر نہ ہوسکا اور میں نے انہیں اٹھالیا۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

☆......حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ جب سجدہ کرتے تو حضرات حسنؓ وحسینؓ چھلانگ لگاکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ پر سوار ہوجاتے، پھر جب آپ سجدے سے اپنا سر مبارک اٹھانے لگتے تو آپ اپنا ہاتھ اپنے پیچھے لے

جاکر ان دونوں کو اپنی کمر سے بہت آرام سے اٹھاتے اور زمین پر بٹھا دیتے۔ پھر جب آپ دوبارہ سجدہ کرتے تو وہ پھر چھلانگ لگا کر کمر پر چڑھ جاتے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم فرمائی اور ان دونوں کو اپنی رانوں پر بٹھا لیا۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں اٹھ کر آپ کے پاس چلا گیا اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! (اندھیری رات ہے) میں ان کو گھر پہنچا آؤں؟ اسی دوران آسمان پر بجلی چمکی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں شہزادوں سے فرمایا: جاؤ! اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ۔ جب تک وہ دونوں اپنے گھر میں نہیں چلے گئے، اس وقت تک آسمان پر بجلی کی چمک رہی، پھر غائب ہوگئی۔ (مسند احمد:۱۶/۲۸۶، ورواتہ ثقات)

بعض روایات میں ہے کہ جب وہ چھلانگ لگا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر مبارک پر سوار ہوتے تو بعض دفعہ صحابہ کرامؓ ان کو وہاں سے ہٹانا چاہتے تو آپ ﷺ صحابہؓ کو اشارہ سے منع فرما دیتے کہ انہیں نہ ہٹاؤ۔ ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ جب وہ پیٹھ مبارک پر سوار ہو جاتے تو آپ سجدہ لمبا فرما دیتے۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ پھر ان دونوں سے فرماتے: کتنی ہی اچھی ہے تمہاری سواری! (مسند ابی یعلی الموصلی، مجمع الزوائد)

☆...... حضرت یعلی بن مرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کھانے کی ایک دعوت میں جا رہے تھے۔ راستے میں حسینؓ کھیل رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ہم سے آگے بڑھ کر اپنے بازو مبارک پھیلا کر حسینؓ کو پکڑنا چاہا، وہ ادھر ادھر بھاگنے لگے، آپ بھی ان سے دل لگی فرماتے رہے، یہاں تک کہ آپ نے انہیں پکڑا اور اپنا ایک دست مبارک ان کی ٹھوڑی اور دوسرا گدی پر رکھا اور ان کی پیشانی کا بوسہ لیا اور ارشاد فرمایا: حسینؓ میرا ہے اور میں حسینؓ کا ہوں۔ اللہ محبت کرے اس شخص سے جو حسینؓ سے محبت کرے۔ حسینؓ ایک عظیم نواسہ رسول ہے۔ (ابن ماجہ:۱۴۴)

☆...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: جس شخص کو اس بات سے خوشی ہو کہ وہ کسی جنتی مرد کو دیکھے تو اسے چاہئے کہ وہ حسینؓ بن علیؓ کو دیکھ لے۔

(مسند ابی یعلی موصلی، ۳/۳۹۷، ورجالہ رجال الصحیح)

☆...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات حضرت حسینؓ کو اپنے سینے سے چمٹا لیتے، ان کو چومتے اور پھر ان کو پیار سے سونگھتے (جیسے کوئی پھول کو سونگھتا ہے)۔ (فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبلؒ) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: حسنؓ وحسینؓ کے دم سے تو میری دنیا میں بہار ہے۔ (بخاری:۵۹۹۴)

☆...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الوفات میں تھے، سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا حضرات حسنؓ وحسینؓ کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں: یا رسول اللہ! یہ آپ کے نواسے آئے ہیں، انہیں اپنی وراثت میں سے کچھ عنایت فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "حسنؓ میری سیادت و ہیبت کا وارث ہوگا اور حسینؓ میری جرأت و سخاوت کا وارث ہوگا۔" (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

سیدنا امام حسینؓ کی ولادت سے آپ کے پیارے نانا جان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک اس ساڑھے چھ برس کے عرصہ میں پیش آنے والے بے شمار واقعات میں سے چند درخشاں پہلو سامنے لائے گئے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے محبوب نواسے کے ساتھ پیار ومحبت کے تعلق کو بیان کرتے ہیں۔ آپ چونکہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور خاتم النبیین ہیں اور آپ کا اسوہ حسنہ امت کے لئے نمونہ عمل ہے، اس لئے ان واقعات کی روشنی میں امت کے لئے بہت سے احکام و مسائل اخذ کئے جاسکتے ہیں۔ خصوصاً حضرت حسینؓ کی تربیت و پرورش میں صحبت نبوی میں گزری ان صبح وشام کا بڑا عمل دخل ہے۔ آگے چل کر حضرت امام حسینؓ کی جو زندگی امت کے سامنے نکھر کر سامنے آتی ہے، اس کی اساس و بنیاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس معیت و رفاقت کا سب سے اہم کردار ہے۔ (جاری ہے)

بقیہ:...... اداریہ ......

مسلمان جب کلمہ طیبہ پڑھتا ہے تو دو چیزوں کا اقرار کرتا ہے، ایک توحید کا کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات اور افعال میں اکیلا ہے اور دوسری چیز رسالت اور ختم نبوت کا اقرار ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح نبوت و رسالت کے ساتھ متصف ہیں اسی طرح آپ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ پر نازل ہونے والی وحی، آخری وحی ہے، آپ کی امت، آخری امت ہے۔ آپ کی صحبت میں بیٹھنے والوں کو صحابہ کرامؓ، آپ کے گھرانے کو اہل بیت عظامؓ، آپ کی ازواج کو امہات المومنین جیسے پاکیزہ اور مبارک لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ سوا چودہ سو سال سے امت مسلمہ میں یہی عقیدہ متواتر اور متوارث چلا آ رہا ہے۔ لہٰذا یہ عقیدہ اپنے ذہنوں میں بھی پختہ کریں اور اپنی نوجوان نسل کے ذہنوں میں بھی اس کو جاگزیں کرائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ایمان واعمال کی حفاظت فرمائے، ہمارا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور آخرت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

عقیدۂ ختم نبوت... قرآن واحادیث کی روشنی میں!

تیسری قسط

پروفیسر ایم نذیر احمد تشنہ

صحیح مسلم وغیرہ میں بھی محل کی مثال والی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ: ''میں آیا اور میں نے اس اینٹ کی جگہ کو پورا کردیا۔'' مسند میں ہے: ''میں خدا کے نزدیک نبیوں کو ختم کرنے والا تھا۔ اس وقت جبکہ حضرت آدم علیہ السلام پورے طور پر پیدا بھی نہیں ہوئے تھے'' اور حدیث میں ہے: میرے کئی نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری وجہ سے کفر کو مٹادے گا اور میں حاشر ہوں تمام لوگوں کا حشر میرے قدموں تلے ہوا اور میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ (صحیحین)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے گویا آپ رخصت کررہے ہیں اور تین مرتبہ فرمایا: ''میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ میں فاتح کلمات دیا گیا ہوں اور نہایت جامع اور پورے طور پر میں جانتا ہوں کہ جہنم کے داروغہ کتنے ہیں اور عرش کے اٹھانے والے کتنے ہیں، میرا اپنی امت سے تعارف کرایا گیا ہے جب تک میں تم میں ہوں، میری سنتے رہو اور مانتے چلے جاؤ، جب میں رخصت ہوجاؤں تو کتاب اللہ کو تھام لو، اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام سمجھو۔'' (مسند امام احمدؒ)

اس بارے میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس وسیع رحمت پر اس کا شکر کرنا چاہئے کہ اس نے اپنے رحم وکرم سے ایسے بڑے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف بھیجا اور انہیں ختم المرسلین اور خاتم النبیین بنایا اور یکسوئی والا آسان، سچا اور سہل دین آپ کے ہاتھوں کمال کو پہنچایا۔

رب العالمین نے اپنی کتاب میں اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی متواتر احادیث میں یہ خبر دے دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہے، پس جو شخص بھی آپ کے بعد نبوت یا رسالت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا، مفتری، دجالی گمراہ کرنے والا ہے۔ گو وہ شعبدے دکھائے اور جادوگری کرے اور بڑے کمالات اور عقل کو حیران کردینے والی چیزیں پیش کرے اور طرح طرح کی پڑنگیاں دکھائے، لیکن عقلمند یہ جانتے ہیں کہ یہ سب دھوکا اور مکاری ہے۔ یمن کے مدعی نبوت اسود عنسی کو یمامہ کے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کو دیکھ لو کہ دنیا نے انہیں جیسے وہ تھے سمجھ لیا اور ان کی اصلیت سب پر ظاہر ہوگئی یہی حال ہوگا، ہر اس شخص کا جو قیامت تک اس دعویٰ پر مخلوق کے سامنے آئے گا کہ اس کا جھوٹ اور اس کی گمراہی سب پر کھل جائے گی، یہاں تک کہ سب سے آخری دجال، مسیح دجال آئے گا۔ اس کی علامتوں میں سے بھی ہر عالم ہر مومن اس کا کذاب ہونا جان لے گا۔ بس یہ خدا کی ایک نعمت ہے کہ ایسے جھوٹے دعویداروں کو یہ نصیب نہیں ہوتا کہ وہ نیکی کے احکام دیں اور بُرائی سے روکیں۔ ہاں جن کے احکام میں ان کا اپنا مقصد ہوتا ہے ان پر بہت زور دیتے ہیں ان کے اقوال، ان کے افعال، افتراٗ اور فجور والے ہوتے ہیں۔ سچے نبیوں کا حال اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے وہ نہایت نیکی والے، بہت سچے ہدایت والے، استقامت والے، قول وفعل کے اچھے نیکیوں کا حکم دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے ہوتے ہیں۔ ساتھ ہی خدا کی طرف سے ان کی تائید ہوتی ہے، معجزوں اور خارق عادت چیزوں سے ان کی سچائی اور زیادہ ظاہر ہوجاتی ہے اور اس قدر ظاہر واضح اور صاف دلیلیں ان کی نبوت پر ہوتی ہیں کہ قلب سلیم ان کے ماننے پر مجبور ہوجاتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے سچے نبیوں پر قیامت تک اپنے درود و سلام نازل فرماتا رہے۔

قتادہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے متعلق نازل ہوئی ہے کہ وہ آپ ﷺ کے بیٹے نہیں ہیں اور آپ کے چار نسبی بیٹے تھے۔ آپ حضرت قاسم، حضرت ابراہیم، حضرت طیب اور حضرت مطہر رضی اللہ عنہم اجمعین کے والد تھے۔ (جامع البیان، رقم الحدیث: ۲۱۷۶۵، تفسیر امام ابن ابی حاتم، رقم الحدیث: ۱۷۶۹۸)

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کرلیا تو کفار اور منافقین نے اعتراض کیا کہ آپ نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرلیا، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے حقیقی بیٹے نہیں ہیں کہ ان کی بیوی آپ پر حرام ہوجائیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکریم کے اعتبار سے امت کے باپ ہیں اور آپ کی ازواج مطہراتؓ امت کی مائیں ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو نازل فرما کر کفار اور منافقین کے اعتراضات کو ساقط کردیا، اس آیت کا مقصد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو مرد تھے، آپ ان میں سے کسی کے حقیقی والد نہیں ہیں، یہ مقصد نہیں ہے کہ آپ کسی کے والد نہیں ہیں، کیونکہ آپ کی چار صاحبزادیاں تھیں اور آپ ان کے والد تھے اور آپ کے چار صاحبزادے تھے اور آپ ان کے والد تھے، لیکن وہ سب صاحبزادے صغر سنی میں وفات پاگئے اور ان میں سے کوئی بھی مرد ہونے کی عمر تک نہیں پہنچا، سو آپ مردوں میں سے کسی کے حقیقی والد نہیں ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ’’وہ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں‘‘ اور یہ چاروں آپ کے نسبی بیٹے تھے، مخاطبین کے مردوں میں سے نہ تھے، بعض احادیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما سے متعلق فرمایا:

’’یہ دونوں میرے بیٹے ہیں۔‘‘

(سنن الترمذی، رقم الحدیث: ۳۷۲۹)

لیکن آپ نے ان کو مجازاً اپنے بیٹے فرمایا وہ آپ کے نسبی بیٹے نہ تھے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نسبی بیٹے اور آپ کے نواسے تھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں وہ نہ کسی مرد کے حقیقی والد ہیں، نہ رضاعی والد ہیں۔

ہم نے امام ابن جریرؒ امام ابن ابی حاتمؒ کے حوالے سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار صاحبزادے تھے، لیکن مشہور یہ ہے کہ آپ کے دو صاحبزادے تھے، حضرت قاسم اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہما، حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی اولاد ہیں جو زمانہ اسلام میں پیدا ہوئے اسی وجہ سے ان کا لقب طیب اور مطہر ہے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد: ۱۱، ص: ۱۶، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۴ھ)

علامہ آلوسیؒ نے لکھا ہے کہ آپ کسی مرد کے شرعی والد ہیں نہ رضاعی اور نہ کسی کو آپ نے شرعاً بیٹا بنایا کیونکہ شرعاً بیٹا اس کو بنایا جاتا ہے جو مجہول النسب ہو۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مجہول النسب نہیں تھے ان کا نسب معروف تھا وہ حارثہ کے بیٹے تھے۔ غرض آپ کسی اعتبار سے کسی مرد کے باپ نہ تھے، نسبی نہ رضاعی نہ حقیقی کے اعتبار سے۔ (روح المعانی، ج: ۲۲، ص: ۴۴، ۴۵ دارالفکر بیروت، ۱۴۱۷ھ)

(جاری ہے)

بلوچستان کے مدارس میں بیانات

(مولانا عبدالحیٔ مطمئن) ۸ محرم الحرام ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۷ اگست ۲۰۲۱ء بروز منگل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی احسان احمد، ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحیٔ مطمئن، نئی آبادی بلدیہ ٹاؤن کے ذمہ دار، مدرسہ اسلامیہ بدرالعلوم کے ناظم مولانا احسان اللہ اور حافظ محمد شفیق پر مشتمل ختم نبوت کے وفد نے حب چوکی اور اوتھل شہر کا تبلیغی دورہ کیا۔

پہلا پروگرام: دن گیارہ بجے حب چوکی شہر کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ علوم شرعیہ میں حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے اساتذۂ کرام وطلباء عظام سے خطاب کیا، جس میں تحفظ ختم نبوت سے متعلق بنیادی اور اہم باتیں ارشاد فرمائیں۔ جامعہ کے بانی و مدیر استاذ العلماء حضرت مولانا شیخ غلام اکبر صاحب ناسازیٔ طبع کے سبب موجود نہیں تھے مگر آپ کے صاحبزادہ مولانا عبیداللہ نے حضرت شیخ کی کمی کا احساس ہونے نہیں دیا۔ اکرام واحترام میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ جامعہ کا نظام تعلیم معیاری ہے شعبہ حفظ، درس نظامی اور تخصص میں سینکڑوں طلباء زیر تعلیم ہیں۔ جامعہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی گل حسن، نائب مدیر مولانا عبدالرحیم اساتذۂ کرام مولانا احمد فیاض، مولانا انیس الرحمٰن نے بھی خاص محبتوں سے نوازا۔

دوسرا پروگرام: جامعہ علوم شرعیہ کے شیخ الحدیث کی دعوت پر بعد ظہر ۳ بجے اوتھل شہر کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ مدنیہ میں حاضری ہوئی۔ مولانا عبدالحیٔ مطمئن نے طلباء سے ابتدائی گفتگو کی، مولانا کے بعد حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان کیا اور دعا کی۔ جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا مفتی عبدالحمید صاحب اور شیخ الحدیث مولانا مفتی سعید احمد نے مہمان علماء کرام کا شکریہ ادا کیا اور اس پروگرام کو سراہا۔ جامعہ میں شعبۂ حفظ اور درس نظامی، درجۂ سابعہ تک تعلیم ہے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

خوشاب اور وادیٔ سون کا دوروزہ دورہ:

خوشاب ضلع کا ایک علاقہ وادیٔ سون سکیسر کہلاتا ہے، جو پنجاب میں ٹھنڈا علاقہ ہے۔ خوشاب اور میانوالی دو اضلاع کے مبلغ مولانا محمد نعیم ہیں، جو جامعہ باب العلوم کہروڑپکا لودھراں پنجاب کے فاضل ہیں۔ ان کی دعوت پر دو روز کے لئے حاضری ہوئی۔ تبلیغی دورہ کا آغاز جوہر آباد سے ہوا، یہ شہر تحریک خلافت و آزادی کے نامور راہنما مولانا محمد علی جوہرؒ کے نام پر رکھا گیا۔

جامع مسجد نمرہ میں کنونشن: جامع مسجد نمرہ کے خطیب مولانا مفتی حسین احمد متحرک عالم دین ہیں، عصری تعلیمی اداروں میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے آپ نے ایک ماہ کا کورس رکھا ہوا ہے، جس میں درجنوں طلبا شریک ہوتے ہیں۔ نیز انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے ۸؍ جولائی کو مغرب کی نماز کے بعد ختم نبوت کنونشن منعقد کیا۔ چنانچہ انہیں کی صدارت میں یہ کنونشن رات سوا دس بجے تک جاری رہا۔ تلاوت ونعت کے بعد مجلس سرگودھا کے مبلغ مولانا محمد خالد عابد، مجلس سرگودھا کے امیر مولانا نور محمد ہزاروی اور محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے اور موخرالذکر کی دعا پر کنونشن اختتام پذیر ہوا۔

وادیٔ سون میں ہمارے میزبان خانقاہ شریف کے سجادہ نشین مولانا خبیب احمد مدظلہ فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور تھے۔ اس خانقاہ کے بانی حضرت میاں غلام حسنؒ تھے، جنہوں نے شرق پور شریف ضلع شیخوپورہ سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر فیض پور کے سلسلہ قادریہ کے شیخ حضرت اقدس میاں غلام حسن سے فیوض و برکات حاصل کیں۔ ان کے بعد ان کے فرزند ارجمند حضرت میاں قادر بخشؒ، میاں امیر عبداللہ، میاں سراج الدین، میاں احمد رضا نے اللہ، اللہ کے فیوض و برکات سے اہل علاقہ کو مستفید و مستفیض کیا۔ اس وقت مولانا خبیب احمد سجادہ نشین ہیں، ان کی رفاقت ومعیت میں راقم نے وادی کا سفر کیا۔

جامع مسجد انگہ میں جلسہ: جامع مسجد قاضیاں ۱۹۴۱ء میں تعمیر ہوئی۔ مولانا قاضی عبدالرسول جو موسیٰ زئی شریف خانقاہ کے مولانا خواجہ محمد عثمان دامانیؒ کے خلیفہ مجاز تھے کے زمانہ میں تعمیر ہوئی۔ ان کے بعد مولانا قاضی مقبول احمدؒ، قاضی عبدالجلیلؒ یکے بعد دیگرے مسجد کے متولی و ناظم رہے۔ مولانا قاضی عبدالجلیلؒ نے رحیم یار خان میں جامعہ قادریہ کے نام سے ادارہ قائم کیا۔ مولانا قاضی عزیز الرحمٰن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان انہیں کے فرزند ارجمند تھے۔ مولانا قاضی عزیز الرحمٰنؒ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد نوراللہ مرقدہ کے متوسلین میں سے تھے۔ رحیم یار خان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کی تعمیر میں معتد بہ انہیں کا حصہ ہے۔ موخرالذکر تا حیات انگہ کی مسجد کے متولی ونگران رہے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا قاضی شفیق الرحمٰن حفظہ اللہ جامعہ قادریہ رحیم یار خان اور جامع مسجد قاضیاں انگہ کے مہتمم ونگران چلے آرہے ہیں۔ جامع مسجد میں ۳۵ طلبا حفظ کر رہے ہیں۔ ۵۰ کے قریب ناظرہ قرآن پاک پڑھ رہے ہیں۔ بنات میں صرف حفظ وناظرہ کی کلاس ہے۔ ایک معلّمہ خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ بنین میں دو استاذ ہیں۔ ان کے جملہ مصارف مولانا قاضی شفیق الرحمٰن رحیم یار خان سے بھجواتے ہیں۔ ۹؍ جولائی کو مغرب سے عشاء تک پروگرام منعقد ہوا۔ تلاوت ونعت کے بعد ڈویژنل مبلغ مولانا محمد نعیم اور راقم کے بیانات ہوئے۔ رات قیام وآرام جامع مسجد قاضیاں انگہ ضلع خوشاب میں رہا۔

جابہ مجلس کا قدیمی مرکز ہے، جو قادیانیوں کے گرمائی ہیڈکوارٹر ''النخلہ'' کے مقابلہ میں تعمیر کیا گیا۔ جامع مسجد ختم نبوت کے نام سے تعمیر ہونے والے مرکز کی نگرانی ''نلی'' کے قاضی احمد رضاؒ، جھاوریاں کے مولانا قاضی عبدالمالکؒ نے کی۔ حافظ محمد حیاتؒ ایک عرصہ تک اس کی خدمت میں مصروف رہے۔ حافظ محمد حیاتؒ کے بعد ان کے فرزندارجمند مولانا محمد اسماعیل مصروف خدمت ہیں۔ مسجد کو تعمیر ہوئے تقریباً نصف صدی گزر چکی تھی کہ اس مرکز کا چارج مرکزی جامع مسجد تلہ گنگ کے خطیب مولانا

قاری عبیدالرحمٰن مدظلہ کو سپرد کیا گیا اور جناب خالد مسعود ایڈووکیٹ حضرت قاری صاحب کے معاون کی حیثیت سے مسجد و برآمدہ کی تعمیر جدید اور صحن کو ماربل کے فرش سے سجایا گیا۔ جابہ مرکز میں حاضری ہوئی، خطیب صاحب سے تو ملاقات نہ ہوسکی، تھوڑی دیر مسجد کی زیارت کر کے سرگودھا کی طرف روانگی ہوئی۔

مولانا طوفانی سے ملاقات: مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ مبلغ ہیں سوسال کے پیٹے میں ہوں گے۔ ان کی پسندیدہ اشیاء میں سرفہرست عمدہ سے عمدہ خوشبو ہے، جس قیمت میں ملے اور جہاں سے ملے جیسے ملے اچھی خوشبو کے عاشق صادق ہیں، ہروقت خوشبو میں رچے بسے رہتے ہیں۔ نسوار اور چائے سے بھی شوق فرماتے ہیں۔ ان تمام چیزوں میں سے اہمیت و افضلیت عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کو حاصل ہے۔ اتنے باہمت ہیں کہ ناممکن کو ممکن بنالیتے ہیں۔ "خاتم النبیین ہارٹ کمپلیکس" کے نام سے ہسپتال قائم کیا۔ جہاں ہارٹ سرجری (دل کا آپریشن) تک تمام سہولتیں حاصل ہیں، علاج سرکاری وغیر سرکاری ہسپتالوں سے رعایت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

جامع مسجد دلباغ بلاک ۱۵ سرگودھا: جامع مسجد کے خطیب وامام مولانا قاری سرفراز احمد مدظلہ ہیں جو مصری لہجہ میں خوبصورت انداز میں قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں۔ ان کی دعوت پر ڈویژنل مبلغ مولانا محمد خالد عابد سلمہ نے ۱۰؍جولائی کو مغرب سے عشاء تک پروگرام مرتب کیا۔ تلاوت کے بعد حافظ ابوہریرہ سلمہ، حافظ عقیل الرحمٰن نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مولانا محمد خالد عابد اور راقم الحروف کے بیانات ہوئے۔ مولانا محمد صفدر، پروفیسر اسد سمیت کئی ایک علماء کرام اور ایک سو کے قریب عوام نے شرکت کی۔ مولانا طوفانی مدظلہ نے شاندار ٹیم تشکیل دی ہوئی ہے۔ ہر سال مرکزی کانفرنس سرگودھا کی سب سے بڑی عیدگاہ میں منعقد کراتے ہیں امسال بھی ۳۰؍ستمبر کو منعقد ہورہی ہے۔

مدرسہ انوارالعلوم شیرانوالہ باغ

گوجرانوالہ: مدرسہ کی بنیاد محدث گوجرانوالہ مولانا عبدالعزیزؒ نے ۱۹۲۲ء میں رکھی۔ آپ ۱۹۴۰ء تک مہتمم و منتظم رہے۔ موصوف دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور حضرت شیخ الہندؒ کے شاگرد رشید تھے۔ محدث گوجرانوالہ کی وفات کے بعد مولانا عبدالواحد منتظم رہے۔ ثانی الذکر امام اہلسنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ، مفسر القرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتیؒ بانی جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے استاذ تھے۔ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحریکوں میں گوجرانوالہ میں قائدانہ کردار ادا کیا۔ آپ مجلس تحفظ ختم نبوت، جمعیت علماء اسلام اور ان سے قبل مجلس احرار اسلام کے مرکزی راہنماؤں میں سے تھے۔ ۱۹۸۰ء میں آپ کا انتقال ہوا تو آپ کے بعد مولانا قاضی حمیداللہ خانؒ مہتمم اور شیخ الحدیث مقرر کئے گئے، آپ ایم ایم اے کے دور میں ایم این اے منتخب ہوئے بلا کے ذہین خطیب تھے۔ علامہ ابن قیمؒ انہیں خوب یاد تھا، جس کا اپنے دروس و بیانات میں مزے لے لے کر حوالہ دیتے، آپ بنیادی طور پر چارسدہ کے رہنے والے اور پختون تھے، تو پختون طلبا کی کثرت تھی۔ ۲۰۱۴ء میں حضرت قاضی صاحبؒ کی وفات کے بعد مولانا مفتی داؤد احمد مدظلہ انچارج بنائے گئے۔ چنانچہ مولانا داؤد احمد شیخ الحدیث اور انچارج چلے آ رہے ہیں، انوارالعلوم میں مولانا قاضی شمس الدین، مولانا مفتی محمد خلیلؒ، مولانا محمد چراغ، مولانا عبدالقدیرؒ (استاذ محترم مولانا سرفراز خان صفدرؒ) امام اہلسنت مولانا سرفراز خان صفدرؒ، مولانا حمیداللہ خانؒ، مولانا زاہدالراشدی مدظلہ استاذ رہے ہیں۔ اب مولانا داؤد احمد، مفتی جمیل احمد گجر، مولانا عبدالقدوس، مولانا فضل ہادی، مولانا محمد شعیب تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مدرسہ انوارالعلوم مرکزی جامع مسجد شیرانوالہ باغ سے ملحق ہے، جس کے بانی مولانا سراج الدین احمد، شیخ نبی بخشؒ تھے۔ مرکزی جامع مسجد کی بنیاد ۱۸۸۴ء مطابق ۱۳۰۱ھ میں رکھی گئی، مولانا سراج الدین خطیب اول، مولانا نذیر حسین ابن مولانا سراج الدین، مولانا عبدالعزیز فاضل دیوبند، مولانا مفتی عبدالواحد یکے بعد دیگرے خطیب رہے، ان کے بعد مولانا زاہدالراشدی مدظلہ خطیب چلے آرہے ہیں۔ جامعہ کے استاذ مولانا مفتی جمیل احمد گجر کی دعوت پر ۱۳؍جولائی ساڑھے دس تا سوا گیارہ بجے تک طلبا میں بیان ہوا۔

جامع مسجد صدیقی محلہ رسول پورہ

گوجرانوالہ میں دوروزہ ختم نبوت کورس: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۱۱،۱۲؍جولائی کو ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔

۱۱؍جولائی شیخ الحدیث حضرت مولانا

زاہدالراشدی مدظلہ نے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر بیان فرمایا۔

۱۲؍جولائی مولانا محمد عارف شامی، محمد اسماعیل شجاع آبادی کے لیکچر ہوئے۔

جامع مسجد شیراکوٹ میں کورس: مولانا وکیل احمد کی دعوت پر ۱۲، ۱۳؍جولائی کو دو روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ ۱۲؍جولائی مولانا مفتی عبدالواجد نے پروجیکٹر پر ''کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ سے قادیانی کیا مراد لیتے ہیں'' کے موضوع پر اور محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ''اوصاف نبوت'' پر سبق پڑھایا، جبکہ ۱۳؍جولائی کو مولانا عبدالواحد رسولنگری نے ''حیات عیسیٰ علیہ السلام'' پر لیکچر دیا۔ جامع مسجد خاتم النبیین جس کے بانی ہمارے گوجرانوالہ دفتر کے سابق انچارج اور ناظم حضرت حافظ محمد ثاقبؒ تھے۔ ان کے فرزندان گرامی قاری عزیزالرحمٰن، مولانا مفتی انعام الرحمٰن کی نگرانی میں ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ معروف ثناخوان مولانا محمد قاسم گجر نے نعتیہ کلام پیش کیا، جبکہ حافظ محمد الیاس راولپنڈی اور محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔

چیچہ وطنی کا تین روزہ تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال ڈویژن کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی حفظ اللہ کی دعوت پر تین دن کے لئے حاضری ہوئی۔

مکی مسجد بلاک نمبر۱ میں جلسہ: ۱۴؍جولائی مغرب سے عشاء تک جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت مولانا ریاض احمد شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ چیچہ وطنی نے کی۔ مکی مسجد چیچہ وطنی کے بانی جناب عبدالغفور نکا تھے۔ اس وقت خطابت کے فرائض مولانا محمد طالب سرانجام دے رہے ہیں۔ تلاوت ونعت کے بعد محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تفصیلی بیان ہوا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض جناب مسعود نے سرانجام دیئے۔ نعت جامعہ اسلامیہ کے طالب علم مولوی محمود الحسن نے پیش کی۔ یہ جلسہ مولانا عبدالحکیم نعمانی کی نگرانی میں منعقد ہوا۔

مدرسہ تجوید القرآن کے طلبا و طالبات سے خطاب: ۱۵؍جولائی صبح ساڑھے دس سے سوا گیارہ تک مدرسہ تجوید القرآن المعروف درس پیر جی کے طلبا و طالبات سے خطاب کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس مدرسہ کے بانی مولانا پیر جی عبداللطیفؒ تھے، جو قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے خلفاء میں سے تھے۔ آپ کے بڑے بھائی پیر جی حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوریؒ حضرت گیارہ والے کے نام سے معروف تھے۔ جن کا تفصیلی تذکرہ گزشتہ سال کے کسی شمارہ میں آچکا ہے۔ مرکزی جامع مسجد جس کے بانی مولانا غلام محمدؒ فاضل دیوبند تھے۔ ۱۹۵۸ء تک خدمت گزار رہے، ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا عبدالاحد ۱۹۹۳ء تک امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ بانی مسجد کے دوسرے فرزند ارجمند مولانا عبدالواحدؒ ۱۹۹۵ء تک امام و خطیب رہے موخر الذکر مدینہ یونیورسٹی کے فاضل اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے مبعوث تھے۔ بعدازاں حافظ الٰہی بخشؒ ۲۰۱۳ء تک خدمات سرانجام دیتے رہے۔ مولانا محمد ارشادؒ جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چیچہ وطنی کے امیر رہے۔ ۱۹۹۵ء سے ۲۰۱۸ء تک خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اب مولانا عبدالواحدؒ کے فرزند ارجمند مولانا مفتی عبیدالرحمٰن سلمہ امامت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مرکزی جامع مسجد سے ملحق جامعہ اسلامیہ کے نام سے مدرسہ بھی کام کررہا ہے۔ جہاں دورۂ حدیث شریف تک اسباق ہوتے ہیں۔ عصر کی نماز مرکزی جامع مسجد میں ادا کی اور اساتذہ کرام سے ملاقات کی۔

جامعۃ السراج چیچہ وطنی: جامعہ کے بانی ہمارے استاذ جی حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نوراللہ مرقدہ کے شاگرد رشید مولانا مفتی ظفر اقبال ہیں۔ جو ایک عرصہ تک جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے ناظم اعلیٰ رہے اور اسی جامعہ کے فاضل تھے۔ استاذ جیؒ کی وفات سے چند سال قبل اپنے آبائی علاقہ چیچہ وطنی میں خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کی نسبت سے ''جامعۃ السراج'' کے نام سے ادارہ قائم کیا۔ جامعہ میں وسیع وعریض جامع مسجد تعمیر کے مراحل تیزی سے طے کررہی ہے، کچھ دیر کے لئے جامعۃ السراج میں ٹھہرنا ہوا۔

خطبہ جمعہ جامعہ فاروقیہ: غازی آباد کی جامع مسجد میں ۱۶؍جولائی کے جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔ راقم کے بیان سے قبل ساہیوال ڈویژن کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نے خطاب کیا، جبکہ راقم نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر پون گھنٹہ بیان کیا۔ قبل از نماز عصر ملتان کے لئے روانگی ہوئی۔ اللہ پاک ان اسفار کو شرف قبولیت سے نوازیں۔ نیز اس جامعہ کا سنگ بنیاد ہمارے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے ۲۰۰۵ء میں رکھا۔ ☆☆

خبروں پر ایک نظر

تحفظ ختم نبوت پروگرامز

ختم نبوت کانفرنس بیلہ:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لسبیلہ کے متحرک ذمہ دار نوجوان عالم دین مفتی اویس احمد کی کوشش وکاوش سے بیلہ شہر کی مرکزی جامع مسجد مدنیہ میں بعد عشاء عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت جمعیت علماء اسلام تحصیل لسبیلہ کے امیر، مدرسہ مظہر العلوم صدیقیہ کے مدیر اور مدرسہ بیت المکرم للبنات کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد نعیم نے کی، جبکہ نگرانی جامعہ بدرالعلوم اسلامیہ کے استاذ، جامع مسجد مدنیہ کے امام وخطیب حضرت مولانا ثناء اللہ نے کی۔ نقابت کے فرائض مسجد قاضی بشیر احمد بیلہ کے امام وخطیب مولانا محمد یونس نے سرانجام دیئے۔ تلاوت کی سعادت حافظ قاری محمد انعام اللہ نے حاصل کی اور ہدیۂ نعت مدرسہ مظہر العلوم کے طالب علم حافظ مقصود احمد نے پیش کیا۔ جامع مسجد الحنیف بیلہ کراس کے امام وخطیب مولانا ولی خان نے ابتدائی خطاب کیا۔ مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحئی مطمئن نے اپنے بیان میں فتنۂ قادیانیت سے آگاہ کیا اور قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کی تلقین کی۔ مولانا مفتی محمد نعیم نے مہمانانِ گرامی اور شرکاء کانفرنس کا شکریہ ادا کیا حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے ’’عقیدۂ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری‘‘ کے عنوان پر ولولہ انگیز خطاب کیا۔ حاضرین سے تحفظ ختم نبوت کے لئے کام کا وعدہ لیا اور کانفرنس کی اختتامی دعا فرمائی۔ شرکائے جلسہ میں مجلس کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

ختم نبوت کانفرنس وہیر وڈھ:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع خضدار کے زیر اہتمام ۹؍محرم الحرام ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۸؍اگست ۲۰۲۱ء بروز بدھ صبح نو بجے جامعہ فیاض العلوم وہیر تحصیل وڈھ ضلع خضدار میں پہلی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی سرپرستی جمعیت علماء اسلام وہیر کے رہنما مولانا عبدالروف، صدارت جامعہ فیاض العلوم کے مہتمم مولانا عبدالسلام مینگل اور نگرانی جامعہ فیاض العلوم کے ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام تحصیل وڈھ کے ناظم عمومی مولانا عبدالصبور مینگل نے کی۔ کانفرنس کے انعقاد و ترتیب میں مدرسہ تحفیظ القرآن کلی شیر خان وڈھ کے بانی ومہتمم، مکتب تعلیم

ختم نبوت ورکرز کنونشن بسلسلہ عشرۂ تحفظ ختم نبوت

کراچی (مولانا محمد کلیم اللہ نعمان) گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ میں بعد نماز مغرب شہر بھر کے علماء کرام، خطباء، ائمہ مساجد اور کارکنانِ ختم نبوت کا ایک نمائندہ اجتماع ’’ختم نبوت ورکرز کنونشن بسلسلہ عشرۂ تحفظ ختم نبوت‘‘ کے عنوان سے منعقد ہوا، جس میں تلاوت کی سعادت مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ مبلغ ختم نبوت شاہ لطیف ٹاؤن نے حاصل کی، جبکہ نعت شریف حافظ محمد شاہ رخ نے پیش کی۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد قاسم مبلغ ختم نبوت نے سرانجام دیئے۔ کنونشن میں ۷؍ستمبر۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ کی مناسبت سے ’’عشرۂ تحفظ ختم نبوت‘‘ پورے جوش وخروش منانے کے لئے علماء کرام، ائمہ مساجد اور کارکنانِ ختم نبوت سے مشاورت کی گئی۔ اس سلسلہ میں مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئیں اور فرائض وذمہ داریاں تفویض کی گئیں۔

مولانا محمد شعیب کمال نے کنونشن کے شرکائے کو ’’عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت‘‘ سے متعارف کرایا۔ اکابرین مجلس کی سنہری خدمات پر مختصر روشنی ڈالی۔ تاریخ ختم نبوت میں اپنے اکابر علماء کرام کے بے لوث کردار، لازوال قربانیوں اور عشق رسول سے سرشار ہوکر ہر قسم کی آزمائشوں، صعوبتوں اور پریشانیوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کنونشن میں خطاب کرتے ہوئے اپنے عزیز ساتھیوں اور کارکنوں کو اخلاص کے ساتھ ختم نبوت کاز کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کی تلقین کی۔ اپنے اکابرین کی سرپرستی اور راہنمائی میں محاذِ ختم نبوت پر آگے بڑھانے کا مشورہ دیا۔

آخر میں حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے اپنی قیمتی نصائح سے سرفراز فرمایا۔ اس طرح یہ عظیم الشان ختم نبوت ورکرز کنونشن حضرت مدظلہ کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ بعدازاں تمام شرکاء کے لئے طعام کا نظم کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ تمام خدام کی کاوشوں کو قبول فرمائیں۔ آمین۔

القرآن اصحاب صفہ وڈھ کے نگران استاذ العلماء حضرت قاری محمد اسماعیل نے اعلیٰ کردار ادا کیا۔ تلاوت کلام مجید کی سعادت حافظ قاری سلیمان نے حاصل کی۔ جبکہ ہدیہ نعت اور منظوم کلام شاعر اسلام حضرت حاجی حافظ غلام اللہ نے پیش کیا۔ حضرت مولانا عبدالصمد، حضرت مولانا محمد موسیٰ، جامعہ فیاض العلوم کے استاد حضرت مولانا ڈاکٹر ثناء اللہ، جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا عبدالسلام مینگل، مولانا احسان اللہ اور مولانا عبدالحئی مطمئن کے ردِ قادیانیت کے موضوع پر بیانات ہوئے۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا قاضی احسان احمد کا بیان بہت پسند کیا گیا اور علماء کرام نے دعاؤں سے نوازا۔ آخر میں جمعیت علماء اسلام کے مقامی نائب امیر حضرت مولانا سائیں قمرالدین کا بیان ہوا، اور آپ کی خاص دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی، سینکڑوں کی تعداد میں اہل علاقہ نے شرکت کرکے جذبۂ عشق رسالت کا ثبوت دیا، اس پروگرام کے اختتام پر مجلس کا لٹریچر تقسیم ہوا۔

اصلاحی بیان حافظ آباد:

نماز ظہر کے وقت وڈھ شہر کے مضافات میں واقع کلی حافظ آباد حاضری ہوئی۔ یہاں قدیم دینی درسگاہ جامعہ عربیہ فروغ الاسلام کے بانی ولی کامل مولانا عبداللہؒ، ان کے بڑے صاحبزادہ حضرت قاری عنایت اللہؒ، دوسرے صاحبزادہ مولانا عبدالوہابؒ، چھوٹے صاحبزادہ مولانا شاہ اللہؒ اور حضرت قاری اسماعیل صاحب کے بھائی، قاری محمد اسحاقؒ کی قبروں کی زیارت کی اور ایصال ثواب کیا، بعد نماز ظہر جامعہ کی مسجد میں حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے طلبا کرام اور اہل محلّہ، نمازیوں کے سامنے قرآن کریم کے فضائل پر بیان کیا۔ جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا عبیداللہ، استاذ الحدیث حضرت مولانا فیض اللہ نے خوب اکرام کیا، اپنی محبتوں اور شفقتوں سے نوازا۔

ختم نبوت کانفرنس کلی خدا آباد:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع خضدار کے زیر اہتمام ۹؍محرم الحرام ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۸؍اگست ۲۰۲۱ء بروز بدھ بعد نماز ظہر جامع مسجد بلال کلی خدا آباد تحصیل وڈھ میں پہلی عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی سرپرستی جمعیت علماء اسلام تحصیل وڈھ کے سرپرست قاضی جہلوان حضرت مولانا عبدالقادر مینگل، صدارت جمعیت علماء اسلام تحصیل وڈھ کے امیر استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالکبیر اور نگرانی جمعیت علماء اسلام تحصیل وڈھ کے سرپرست دوم حضرت مولانا عطاء اللہ نے کی۔ تلاوت کلام مجید کی سعادت حافظ قاری عبدالجبار نے حاصل کی، جبکہ میزبانی اور نقابت کے فرائض جامع مسجد بلال کے امام و خطیب حضرت مولانا بشیر احمد نے انجام دیئے۔ حضرت مولانا عبدالسلام، حضرت مولانا مفتی محمد رفیق، حضرت مولانا بشیر احمد اور حضرت مولانا عطاء اللہ کے بیانات ہوئے۔ اس موقع پر تکمیل قرآن مجید والے طلبا کی دستار بندی ہوئی۔ آخر میں مہمانِ خصوصی حضرت مولانا قاضی احسان احمد کا خصوصی خطاب ہوا۔ آپ نے قادیانی گمراہ کن عقائد و نظریات پر تفصیلی روشنی ڈالی، اہل علاقہ کو منکرین ختم نبوت کی سازشوں سے آگاہ کیا۔ آپ کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی، بڑی تعداد میں اہل علاقہ نے شرکت کی۔

شہدائے اسلام کانفرنس، میرو خان:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ ڈویژن کے مبلغ مولانا حافظ ظفر اللہ سندھی کی دعوت پر مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد ۹؍محرم الحرام ۱۴۴۳ھ، مطابق ۱۸؍اگست ۲۰۲۱ء بروز بدھ بعد نماز عشاء میرو خان شہر ضلع شہداد کوٹ تشریف لائے۔ میرو خان شہر میں واقع قدیم دینی درسگاہ جامعہ فاروقیہ میں منعقدہ ”شہدائے اسلام کانفرنس“ میں مولانا قاضی احسان احمد نے خطاب کیا۔ کانفرنس کی صدارت جامعہ کے مہتمم مولانا منیر احمد پنہور نے کی۔

شہدائے اسلام کانفرنس، بالانی شریف:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ ڈویژن کے مبلغ مولانا تجمل حسین کی دعوت پر حضرت مولانا قاضی احسان احمد بالانی تشریف لائے۔ ۱۰؍محرم الحرام ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۹؍اگست ۲۰۲۱ء بروز

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

جمعرات بالائی شہر ضلع نوشہرو فیروز میں واقع درگاہ عالیہ بالائی شریف میں ۴۷ ویں سالانہ عظیم الشان ’’شہدائے اسلام کانفرنس‘‘ منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی سرپرستی سجادہ نشین درگاہ عالیہ بالائی شریف حضرت مولانا ڈاکٹر سیّد نثار احمد شاہ، صدارت صاحبزادہ سیّد اسداللہ شاہ اور نگرانی و نقابت صاحبزادہ مولانا مفتی سیّد حماداللہ شاہ ایڈووکیٹ نے کی۔ کانفرنس میں سندھ کے مشہور خطباء کرام مولانا قاری کامران احمد حیدر آباد، مولانا صبغت اللہ جوئی اور دیگر علماء کرام کے علاوہ حضرت مولانا قاضی احسان احمد نے بھی بیان کیا۔

عظمت قرآن و شانِ اہلبیت کانفرنس، جیمس آباد:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میرپور خاص ڈویژن کے زیراہتمام ۱۰ رمحرم الحرام ۱۴۴۳ھ مطابق ۱۹راگست ۲۰۲۱ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب جامع مسجد محمدی، جامعہ اشرف المدارس عربیہ کوٹ غلام محمد (جیمس آباد) میں عظیم الشان ’’عظمت قرآن و شان اہلبیت کانفرنس‘‘ منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت جامعہ اشرف المدارس کے مہتمم محترم جناب ماسٹر محمد وسیم نے اور نگرانی استاد جامعہ اشرف المدارس نوجوان عالم دین مولانا محمد عدنان نے کی۔ نقابت کے فرائض ختم نبوت میرپور خاص ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد مختار احمد نے بخوبی انجام دیے۔ جامعہ کے طالب علم حافظ عبداللہ نے تلاوت کلام مجید کی سعادت حاصل کی، جبکہ ہدیۂ نعت علاقہ کے معروف نعت خواں حافظ محمد حسن نے پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحیٔ مطمئن اور ختم نبوت نواب شاہ ڈویژن کے مبلغ مولانا تجمل حسین کے بیانات ہوئے، بعد عشاء تکمیل قرآن کریم کی سعادت حاصل کرنے والے سات حفاظ کرام کی دستار بندی ہوئی۔ آخر میں مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ کا خصوصی خطاب ہوا اور آپ کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

تحفظ ختم نبوت اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ پاکستان چوک کے زیراہتمام ایک اجلاس منعقد کیا گیا، جس میں تلاوت قاری عبدالوحید لغاری نے کی۔ بعدازاں راقم الحروف نے اجلاس کی غرض وغایت اور افادیت بیان کی۔ اس موقع پر مرکزی مبلغ حضرت مولانا قاضی احسان احمد کی سرپرستی میں جماعتی سرگرمیوں سے متعلق اہم فیصلے کیے گئے۔ تمام کارکنوں نے تحفظ ختم نبوت کا کام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نگرانی میں کرنے کا عہد کیا۔

ختم نبوت تربیتی نشست، کیماڑی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ کیماڑی کے زیراہتمام جامع مسجد الکوثر میں ایک ’’ختم نبوت تربیتی نشست‘‘ کا اہتمام کیا گیا، جس میں مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے نوجوانوں اور اہل محلہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کا کام تمام مسلمانوں کی اہم ذمہ داری ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹے مدعی نبوت کی سرکوبی کے لئے حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کی تشکیل کی جنھوں نے اس ذمہ داری کو پورا کیا۔ ہمارے اکابرین نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں اہم کردار ادا کیا، جس کے نتیجہ میں قادیانی آئینی طور پر غیرمسلم اقلیت قرار پائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام شہر کے مختلف علاقوں میں پروگرامز منعقد کیے جاتے ہیں۔ ان پروگراموں میں عوام الناس خصوصاً نوجوانوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ حضور علیہ السلام کے بعد کسی قسم کا کوئی اور نیا نبی اس دنیا میں نہیں آئے گا۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے مسلمان نہیں، قاضی صاحب نے شرکاء سے کہا کہ قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں، اپنے گھروں میں خواتین کو بھی کہیں کہ شیزان، مشموم، ذائقہ گھی سمیت کوئی چیز گھر کے سودا سلف میں نہ آنے پائے اس طرح قادیانی مصنوعات سے پرہیز کریں۔

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

7 ستمبر

یومِ تجدیدِ عہد

پاکستان نیشنل اسمبلی کا جرأت مندانہ فیصلہ

قادیانی

دائرہ اسلام سے خارج ہیں

7 ستمبر 1974ء کا عظیم الشان دن ہمیں
خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ سے عشق و وفا کی یاد دلاتا ہے
جس دن مسلمانوں کی 90 سالہ محنت رنگ لائی
گلشن محمدی میں بہار آئی
قادیانیت کے ظلمت کدے پر مزید خزاں چھائی

- قادیانیوں کے بارے میں فیصلہ پوری قوم کا فیصلہ ہے
  سابق وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو
- عقیدۂ ختم نبوت امتِ مسلمہ کی وحدت کا راز مضمر ہے
- ختم نبوت اسلام کی اساس ہے
- ختم نبوت قرآن کریم کی روح ہے
- ختم نبوت خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت و آبرو ہے

آیئے
آج پھر ہم اللہ رب العزت سے
عہد و پیمان کرتے ہیں کہ
آنحضرت ﷺ کی عزت و ناموس
اور عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور
وطن عزیز پاکستان کی حفاظت
میں کسی قسم کی قربانی سے
دریغ نہیں کریں گے

اللہ تعالیٰ اسلامیانِ وطن میں سے ہر اس مسلمان کی قبر کو نور سے منور فرمائے جس نے اس مشن میں اپنا کردار ادا کیا۔ آمین